بسم اللہ الرحمن الرحیم

Regd S. No 1411

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۲ کراچی ۳
رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا
روزنامہ
المصلح
فی پرچہ ۱ آنہ
ہفتہ
۲ جمادی الثانی ۱۳۷۳ھ
ایڈیٹر عبد القادر بی - اے

جلد ۷ | ۶ امان ۱۳۳۳ ہش - ۶ مارچ ۱۹۵۴ء | نمبر ۵۳

کالاباغ کے علاقہ میں لوہا برآمد ہونیکے روشن امکانات

جرمن ماہرین کی ایک جماعت لوہے کی دریافت میں مصروف کار ہے۔ کارخانہ قائم کرنیکے ابتدائی انتظامات

پاکستان انڈسٹریل ڈویلپمنٹ کارپوریشن کے افسران جرمن ماہر آجکل کالاباغ کے مقام پر لوہے کا ایک کارخانہ قائم کرنے کے منصوبے کو آخری شکل دے رہے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ ان افسران اور ماہرین کے درمیان اس بارے میں طویل مذاکرات ہوئے تھے۔ جن میں کارپوریشن کے صدر مسٹر غلام فاروق نے بھی حصہ لیا تھا۔

اس کارخانے میں سالانہ ۱۵ ہزار ٹن لوہے اور فولاد کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ امید ہے کہ یہ ۱۹۵۶ء میں باقاعدہ کام شروع کردے گا۔ مغربی جرمنی کے ۱۲ ماہر آجکل کالاباغ کے علاقے میں پہلے ہی مصروف کار ہیں۔ انہوں نے صنعتوں کی ترقیاتی کارپوریشن کو اطلاع دی ہے کہ اس علاقے میں لوہا برآمد ہونے کے امکانات بہت روشن ہیں۔ کیونکہ وہاں لوہے کے وسیع دفینے موجود ہیں۔ ماہروں کی اس جماعت نے گزشتہ نومبر سے کام شروع کیا تھا۔ تین اور ماہر جرمنی سے عنقریب پہونچنے والے ہیں۔ امید ہے کہ ان کے آنے پر کام اور زیادہ تیزی سے مکمل ہو سکے گا۔ ابتدائی امور سے تعلق رکھنے والی ضروری مشینری پاکستان پہونچ چکی ہے۔ اس کی مالیت چھ لاکھ روپے ہے۔

امریکی امداد کے بارے میں پنڈت نہرو کا موقف مغالطہ انگیزی پر مبنی ہے

مجوزہ امداد کی وجہ سے کشمیر کے متعلق باہمی معاہدوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا - چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا بیان

وزیر خارجہ پاکستان آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے اس امر پر زور دیا ہے کہ پاکستان کا امریکہ سے فوجی امداد طلب کرنا پاکستان اور بھارت کے ان باہمی سمجھوتوں کی نوعیت پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ جو مسئلہ کشمیر کے حل کے سلسلے میں دونوں کے درمیان پہلے ہو چکے ہیں۔ وزیر خارجہ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کے بیان پر تبصرہ کر رہے تھے جو انہوں نے اس ہفتہ بھارتی پارلیمنٹ میں دیا ہے۔ اور جس میں انہوں نے کشمیر میں امریکی مبصروں کی غیر جانبدارانہ حیثیت کو چیلنج کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان کو امداد ملنے کے باعث مسئلہ کشمیر کے بارے میں پاکستان و بھارت کے مذاکرات کی نوعیت بدل گئی ہے۔

اس بارے میں حکومت پاکستان کی پوزیشن واضح کرتے ہوئے چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کل سہ پہر اخبار نویسوں کو بتایا کہ ہم نہیں سمجھتے کہ پاکستان کو امریکی امداد ملنے سے کس طرح ان بین الاقوامی معاہدوں کی نوعیت پر اثر پڑنے کا امکان پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ جو دونوں کے درمیان ہو چکے ہیں۔ اور جن کی پوری پوری پابندی دونوں پر لازمی اور ضروری ہے۔ بھارتی پریس کے ایک حصے نے اس خدشے کا اظہار کیا ہے۔ کہ کہیں امریکی امداد اس طور پر استعمال نہ کی جائے۔ یا اس کے زیر اثر پاکستان اس طرف مائل نہ ہو جائے۔ کہ وہ فوجی ذرائع سے مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کی کوشش کرے۔ آپ نے فرمایا یہ خدشہ بالکل غلط اور سراسر بے بنیاد ہے۔ اب تک امریکی صدر کے پبلک اعلانات سے اور خود پنڈت نہرو کے نام ان کے اپنے خط سے یہ بات کسی قسم کے شک یا شبہ کی گنجائش کے بغیر واضح ہو جانی چاہیئے تھی کہ کسی قسم کی خیال آرائی یا باریک بینی کی مدد سے بھی یہ استدلال نہیں کیا جا سکتا کہ امریکی امداد اس ناگوار صورت حال پر منتج ہو سکتی ہے۔ یہ امر واضح نہیں کیا گیا ہے۔ کہ وہ اور کون سے پہلو ہیں کہ جن کے اعتبار سے بھارتی وزیر اعظم کے نزدیک کشمیر سے متعلق صورت حال بدل گئی ہے

اقوام متحدہ کے مبصر

بیان جاری رکھتے ہوئے وزیر خارجہ نے فرمایا اقوام متحدہ کے مبصروں کے بارے میں بھی پنڈت نہرو کا نظریہ اگر وہ صحیح طور پر رپورٹ ہوا ہے قابل فہم نہیں ہے۔ اگر بھارت کے اقتصادی امداد کی شکل میں امریکہ سے کھرب ہا کھرب ڈالر کی امداد لینے سے اقوام متحدہ کے مبصروں کی حیثیت میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ یعنی وہ بدستور اقوام متحدہ کے وفادار ملازم رہے۔ تو یہ کس منہ سے کہا جا سکتا ہے کہ پاکستان کو فوجی امداد ملنے سے ان کی غیر جانبدارانہ حیثیت گر جائے گی۔ بہر حال یہ معاملہ اقوام متحدہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور بلاشبہ اگر پنڈت نہرو اس بارے میں واقعی سنجیدہ ہیں۔ جس کی ان جیسے مرتبے اور ذمہ داریوں والے شخص سے توقع کرنی مشکل ہے۔ تو پھر وہ اس بارے میں اقوام متحدہ سے رجوع کریں گے۔ اس بارے میں ایسا کچھ سننے میں آیا تھا۔ کہ ایسا پہلے ہی کیا جا چکا ہے۔ لیکن چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے فرمایا حکومت پاکستان کو اس سلسلے میں ابھی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے۔

پنڈت نہرو کا استدلال

ایک سوال کے جواب میں بھارت کی اس دلیل کا جواب دیتے ہوئے کہ امریکی امداد سرد جنگ کو بھارت کے اور قریب لے آئے گی۔ وزیر خارجہ نے فرمایا یہ دلیل کی بات تو نہیں۔ البتہ ایک خدشے کے احساس کا اظہار ہے۔ یہ خدشہ کس حد تک حقائق پر مبنی ہے۔ یہ مستقبل ہی بتائے گا۔ جہاں تک ہمارے احساس کا تعلق ہے ہمیں اس میں کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی۔ امداد کا مقصد اور اس کی نوعیت اب کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ پنڈت نہرو کے تمام تر خدشات کی بنیاد ایک مفروضے پر تھی۔ جس کا انہوں نے بارہا اظہار کیا۔ اور وہ یہ کہ پاکستان نے امریکہ کو فوجی اڈے دے دیئے ہیں یا عنقریب دینے والا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کافی عرصہ پہلے ہی غالباً گزشتہ سال فروری میں پنڈت نہرو نے پاکستان کی طرف سے تردید کے باوجود اعلان کیا تھا کہ انہیں با وثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ایسا ہی کچھ عمل میں آچکا ہے۔ گزشتہ ماہ اگست کے بعد سے پنڈت نہرو اس کا اعادہ کرتے چلے آرہے ہیں۔ پاکستان کی طرف سے

(باقی دیکھیں صہ ۸ پر)

مولانا آزاد کو یوپی کا گورنر بنا دیا جائیگا

نئی دہلی ۴ مارچ۔ یہاں کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد کی مسلسل علالت کے پیش نظر وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے انہیں کئی بار مشورہ دیا ہے کہ وہ کسی صوبے کے گورنر ہو جائیں۔ مگر مولانا آزاد ابھی تک رضامند نہیں ہوئے ہیں۔ اگر مولانا آزاد اس پیشکش کو تسلیم کریں گے تو انہیں یوپی میں گورنر بنا دیا جائے گا۔ جہاں موجودہ گورنر مسٹر کے ایم منشی سے عوام مطمئن نہیں ہیں۔

بمبئی ۴ مارچ۔ فرانس کے وزیر ہوائیہ نے آج دہلی سے یہاں پہنچنے پر بتایا کہ فرانس نے بھارت کو ایک جیٹ

— تونس میں نئی اصلاحات کا نفاذ —

بے نے ضروری احکامات پر دستخط کر دیئے

تونس ۵ مارچ۔ کل بے آف تونس نے کئی ایک احکامات اور فرمانوں پر دستخط کئے۔ ان کی رو سے ایگزیکٹو نمائندہ اسمبلیوں اور مقامی کونسلوں میں بنیادی تبدیلیاں کی جائیں گی۔ اب کابینہ ۸ تونسی وزراء اور چار فرانسیسی ممبروں پر مشتمل ہوگی۔ علاوہ ازیں پوسٹ آفس کے فرانسیسی ڈائرکٹر بھی کابینہ کے ان اجلاسوں میں شریک ہو سکیں گے جن میں ان کے محکمے سے متعلق امور زیر بحث آئیں گے جہاں تک نمائندہ اسمبلیوں سے متعلق اصلاحات کا تعلق ہے آئندہ اسمبلی ۴۵ ممبروں پر مشتمل ہوگی۔ جو رائے دہندگی کے عام اصول کے مطابق منتخب کی جائے گی۔ ملک میں اقتصادی اور معاشرتی قسم کی اصلاحات نافذ کرنے سے قبل حکومت کے لئے اس اسمبلی سے مشورہ کرنا لازمی ہوگا۔

نئے احکامات کی رو سے تونس میں ایک فرانسیسی ڈیلیگیشن بھی ہوگا جس میں ۲۹ ڈیلیگیٹس ہونگے اور ۱۹ نائب ڈیلیگیٹس۔ ڈیلیگیشن کا انتخاب ۹ سال کے لئے عمل میں آئے گا۔ یہ بجٹ سے متعلق امور کے بارے میں اسمبلی کی کارگزاری میں حصہ لے سکے گا۔ دو ایوانوں کی اس قانون سازی میں تونسی باشندوں کی بالادستی تسلیم کی گئی ہے۔ فرانسیسی نمائندے صرف بجٹ سے متعلق امور

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے علمی پرنٹنگ پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا۔

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۶ ؍ امان ۱۳۳۲ ہش

اسلام اور علوم جدیدہ

آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان نے تعلیم الاسلام کالج لاہور میں خطبہ تقسیم اسناد میں فرمایا ہے کہ

"ادب ہو یا فن تاریخ ہو یا مابعد الطبیعات الغرض علم کا کوئی شعبہ ہو۔ اور اس کی کوئی شاخ ہو اسلام کا جزو ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام قدم قدم پر مسلمانوں کو تحصیل علم۔ تفکر وتدبر اور تلاش وتفتیش کا درس دیتا اور ان کی مخفی صلاحیتوں کو اجاگر کرتا ہے۔"

خطاب جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ

"مغربی ممالک میں اگرچہ یہ نظریہ زیر بحث رہا ہے کہ سائنس اور مذہب میں تضاد ہے۔ اور ان میں تطابق پیدا کرنا محال ہے۔ لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں ایک طرف تو مذہب سے مراد کلیسائی نظام تھا۔ اور دوسری طرف یہ جذبہ کہ سائنسدان جو کچھ کہتے ہیں پتھر کی لکیر ہے اسے مسلمہ حقیقت کے طور پر فوراً مان لینا چاہیئے۔ لیکن اب یورپ اور امریکہ کے علمی حلقے روز بروز اس حقیقت سے آگاہ ہوتے جا رہے ہیں کہ کلیسا سے باہر ایک ایسا مذہب بھی موجود ہے۔ جو انسان کے ذہن اور عقل وشعور پر کوئی جبر عائد نہیں کرتا۔ بلکہ کلیسائی نظام کے برخلاف انہیں جلا بخشتا ہے۔ اور انسانوں کے لئے شمع ہدایت بنکر ہر شعبۂ زندگی میں ان کی راہ نمائی کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سائنس اور مذہب کے درمیان تو اختلاف یا تضاد نہیں ہے۔ سائنس بذات خود مذہبی صداقتوں کے ظہور کا ایک ذریعہ ہے اور ان کی مصدق ہے۔"

کل ہم نے المصلح کے ان کالموں میں کہا تھا کہ کس طرح آج بعض علمائے یورپ ابتداء اسلام کو زمانہ جدید کی ابتدا تسلیم کر رہے ہیں۔ ہم نے اجمالاً بیان کیا تھا کہ یورپ کی علوم وفنون میں ترقیاں دراصل انہیں کوششوں کا تسلسل ہے۔ جو مسلمانوں نے احیاء و ایجاد علوم وفنون میں کی تھیں۔ اور آج اہل یورپ ان میں اتنی ترقی کر چکے ہیں کہ ہم ان کو پہچان بھی نہیں سکتے۔ کہ یہ ہمارا ہی گم گشتہ مال ہے۔ جس کو المضاعف کرکے اب یورپ تمام دنیا کی راہ نمائی کا دم بھر رہا ہے۔

ہوا یہ کہ یورپ نے تجربہ اور مشاہدہ کو جو مسلمانوں کی ایجاد تھا اختیار کر لیا۔ مگر انہوں نے اس بات کی ٹوہ نہ لگائی۔ کہ مسلمانوں کو یہ نعمت کس سرچشمہ سے ملی ہے۔ وہ اسلام کی حقیقت اور قرآن کریم کی تعلیم سے ناواقف رہے۔ اور کلیسائی نظام جو اس نئے اعجاز کی وجہ سے ان کی نظروں میں اپنی وقعت کھو چکا تھا ایک بے معنی چیز بن کر رہ گیا۔ اور اسی کو مذہب سمجھ کر انہوں نے یہ نظریہ ایجاد کیا کہ سائنس اور مذہب میں ایسا تضاد ہے۔ جو کبھی دور نہیں ہو سکتا۔ اگر اس وقت ہمارے علماء یورپ میں پھیل جاتے تو یقیناً آج دنیا کا نقشہ ہی کچھ اور ہوتا۔

یہ امر نہائت دردناک ہے کہ جس نور سے مسلمانوں نے روشنی پا کر کچھ شعاعیں اس وقت کے یورپ کی تاریک فضا میں ڈالی تھیں وہی نور ان کے اپنے گھر میں جہالت کی ان تاریکیوں میں چھپ گیا۔ جو دوسروں سے لے کر انہوں نے اپنے آپ پر مسلط کر لیں۔ اس میں شک نہیں کہ وہ نور ان تاریکیوں میں بھی برابر چمکتا رہا۔ مگر ہم نے کچھ ایسی آنکھیں بند کر لیں۔ کہ اس نور سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے۔ اور ترقی کی وہ رو جو شروع ہوئی تھی رک گئی۔

دوسری طرف یورپ نے مادی ترقیوں کی آنکھ تو روشن کر لی۔ مگر حقیقی دین سے نابینا رہا۔ کلیسا نہ تو خود ان کو متسلی کر سکا۔ اور نہ اس نے اسلام سے اسے روشناس ہونے دیا۔ پادریوں نے اسلام کے خلاف کچھ ایسا فریب کا جال پھیلایا۔ کہ دین کے لحاظ سے اہل یورپ کوئی ترقی نہ کر سکے۔ مگر عملی سائنس اور علوم وفنون میں یکطرفہ ترقیاں کرتے چلے گئے۔ اور انہوں نے مادی لحاظ سے اتنی قوت حاصل کر لی ہے۔ کہ حقیقی مذہب سے کورے ہونے کی وجہ سے اب وہ دنیا کے وجود کے لئے بھی خطرہ بنے ہوئے ہیں۔

ادھر وہ لوگ جن کے پاس اسلام ہونا چاہیئے تھا۔ ان کی اپنی عجیب وغریب حالت ہے۔ ایک گروہ مغرب سے متاثر ہے۔ جو دین سے اسی طرح ناواقف ہے جس طرح یورپ کے لوگ مشرقی علوم کے منتہی علماء ہیں وہ اسی علم الکلام کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے ہوئے ہیں جسکی چھٹی ساتویں ہجری میں یونانی فلسفہ اور عیسائیت اور ہندوازم کے تصادم سے اس وقت کے علماء نے ایجاد کیا تھا۔ وہ اسلام کو انہی بٹوں سے وزن کرتے ہیں۔ جو اس زمانہ میں کامیابی سے استعمال کئے گئے تھے اور دین سے ناواقف عوام کو جن کو دراصل سواد اعظم کہنا چاہیئے اسلام کے نام پر اپنی اغراض کے لئے برانگیختہ کرنا ہی سب سے بڑی اسلام کی خدمت سمجھتے ہیں اور اس کا نام تجدید احیائے دین اور اسلامی حکومت کا قیام رکھتے ہیں۔ حالانکہ اس وقت ہر وقت کی طرح ضرورت اس امر کی تھی۔ کہ ہمارے علماء دنیا کو اسلام کا صحیح چہرہ دکھانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے اور مغرب کو جس نے مادی قوت سے اس کو زیر کر رکھا ہے اسلام سے فتح کرنے کے لئے نکلتے اور ان کو دکھاتے کہ جو مادیاں ترقیاں انہوں نے کی ہیں بے خدا ہونے کی وجہ سے شیطان کا آلہ کار بنی ہوئی ہیں۔ حقیقی مذہب ان کے خلاف نہیں۔ بلکہ ان کی تائید کرتا ہے۔ وہ صرف اس قدر چاہتا ہے کہ وہ اس ہستی کو مانیں جس نے مادہ میں یہ قوتیں رکھی ہیں۔ جن پر وہ نازاں ہیں۔ کیونکہ اس سرچشمہ کو مانے بغیر انسانی زندگی کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ اس کو مانے بغیر سائنسدان اور فلسفیوں کی ذہنی حالت ہے جو اس اناڑی کی ہوتی ہے جسکو ایک پیچیدہ مشینری کا انجینئر بنا دیا جائے۔ جو اپنی اور دوسروں کی ہلاکت کا باعث ہو سکتا ہے۔

آج دنیا کے سامنے موت اور زندگی کے ایسے مسائل درپیش ہیں۔ جن کو صرف صحیح مذہب ہی حل کر سکتا ہے۔ مگر مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قول کے مطابق وہ مذہب صرف اسلام ہی ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے۔

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

اس وقت مسلمان علماء کے سامنے دوہرا کام ہے ایک یہ کہ وہ مغرب کو اسلام کا صحیح چہرہ دکھائیں جو حقیقت یہ ہے کہ اب روز بروز اسلام کے قریب تر آ رہا ہے۔ اور دوسرا کام یہ ہے کہ وہ مسلمان اقوام کے ذہن نشین کر دیں۔ کہ اسلام سائنس اور دوسرے علوم کے مخالف نہیں ہے۔ بلکہ ممد ومعاون ہے۔ اور جو ترقیاں یورپ نے علوم وفنون میں کی ہیں اسلام کے منافی نہیں۔ بلکہ اسلام کی مؤید ہیں۔

اسلام کا پیغام کسی خاص قوم یا ملک کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ یہ تمام دنیا کے لئے ہے۔ یہ ہر قسم کے جغرافیائی نسلی یا قومی امتیازات سے بالا ہے۔ یہ کسی مشرقی یا مغربی قوم کی وراثت نہیں ہے۔ بلکہ مشرقین اور مغربین اس کے مخاطب ہیں۔

آج اللہ تعالےٰ نے اسلام کی تبلیغ کے تمام راستے کھول دیئے ہیں۔ ہمیں ان سے حتی الوسع فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور جو نعمت اللہ تعالےٰ نے ہم کو بخشی ہے۔ اس سے خود بھی اور دوسروں کو بھی متمتع کرنا چاہیئے ؎

نہ چھپا چھپا کے تو رکھ اسے ترا آئینہ ہے وہ آئینہ
جو شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہ آئینہ ساز میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد فرمودہ

جماعت احمدیہ کے لئے نئے سال کا پروگرام

(۱) "ہر تعلیم یافتہ مرد اور ہر تعلیم یافتہ عورت جماعت کے کسی ایک مرد یا عورت کو جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے معمولی لکھنا پڑھنا سکھا دے"۔

(۲) "جماعت کا ہر فرد چھوٹا ہو یا بڑا عورت ہو یا مرد تحریک جدید میں حصہ لے . . . جماعت کا کوئی فرد تحریک جدید سے باہر نہ رہ جائے"۔

(۳) "ہر احمدی زمیندار جو فصل عام طور پر کاشت کرتا ہے۔ وہ اس کا $\frac{1}{20}$ فیصدی زیادہ بوئے۔ اور اس کی آمدنی تحریک جدید میں دے"۔

(۴) "ہر احمدی اپنے ہاتھ سے کچھ نہ کچھ زائد کام کرے۔ اور اس سے جو آمد ہو وہ اشاعت اسلام کے لئے دے"۔

"یہ پروگرام میں نے جماعت کے لئے تجویز کیا ہے . . . سلسلہ کے مبلغ جس جگہ جائیں۔ وہ لوگوں کو اس کی ترغیب دلائیں۔ اور لوگوں سے سو فیصدی اس پروگرام پر عمل کرانے کی کوشش کریں۔ اور جماعت کے سیکرٹری اور پریذیڈنٹ صاحبان ذمہ داری سے کام لیں۔ اور جماعت کے تمام افراد سے اس پر عمل کرائیں"۔

(ادارہ)

۶ مارچ — اسلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان

۶ مارچ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رہنے والا دن ہے۔ اس دن اللہ تعالےٰ نے اسلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ظاہر فرمایا۔ اس دن اللہ تعالےٰ نے دنیا کو یہ بتایا کہ وہ سید الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے کس درجہ غیرت رکھتا ہے۔ اسی دن اللہ تعالےٰ نے دنیا پر یہ واضح کیا کہ ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

۶ مارچ کا تاریخی دن اس چیلنج کی یاد تازہ کرتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے مامور و مرسل نے اس کے ایک برگزیدہ اور مقدس بندے نے ہاں اسلام کے ایک فتح نصیب جرنیل نے اسلام کی صداقت ظاہر کرنے اور محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت ظاہر کرنے کی خاطر دشمنانِ اسلام کو دیا تھا۔ اس نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے اعلان فرمایا تھا۔

”مجھے دکھلایا گیا اور سمجھایا گیا ہے کہ دنیا میں فقط اسلام ہی حق ہے۔ اور میرے پر یہ ظاہر کیا گیا۔ کہ یہ سب کچھ بہ برکت پیروی حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو ملا ہے۔ اور جو کچھ ملا ہے اس کی نظیر دوسرے مذاہب میں نہیں۔ کیونکہ وہ باطل پر ہیں۔ اب اگر کوئی سچ کا طالب ہے۔ خواہ وہ ہندو ہے یا عیسائی یا آریہ یا یہودی یا برہمو یا کوئی اور ہے اس کے لئے یہ خوب موقع ہے۔ جو میرے مقابل پر کھڑا ہو جائے ...... اور اگر آپ لوگ یہ کہیں کہ ہم مقابلہ نہیں کرتے اور نہ ایمانداروں کی نشانیاں ہم میں موجود ہیں تو آؤ! اسلام لانے کی شرط پر یک طرفہ خدا تعالےٰ کے کام دیکھو! ....

یہی شرط حضرات آریہ صاحبوں کی خدمت میں بھی ہے۔ اگر وہ اپنے وید کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھتے ہیں۔ اور ہماری پاک کتاب کلام اللہ کو انسان کا افترا خیال کرتے ہیں۔ تو وہ مقابل آویں اور یاد رکھیں کہ وہ مقابلہ کے وقت نہایت رسوا ہونگے۔“

(اشتہار مندرجہ آئینہ کمالات اسلام بار اول ص ۲۷۴)

۶ مارچ کا دن مندرجہ بالا چیلنج کی صداقت کو درخشاں کرنے والا دن تھا۔ اس دن نے دنیا کو بتا دیا تھا۔ کہ یہ چیلنج دینے والا مقدس وجود فی الحقیقت اللہ تعالیٰ کا مقرب بندہ ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید حاصل ہے۔ اور یہ کہ جو شخص بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عداوت کا ثبوت دیتے ہوئے اس چیلنج کو قبول کرے گا۔ وہ یقیناً ”تیغ برانِ محمدؐ“ کا شکار ہوگا۔ اور اپنی تباہ و رسوائی کا سامان کر کے اسلام کی صداقت کا ایک نشان بن جائے گا۔

اللہ تعالےٰ کا یہ نشان پنڈت لیکھرام صاحب سے تعلق رکھتا ہے۔ جو کسی زمانہ میں آریہ سماج کے بڑے مشہور لیڈر رہتے۔ اور جنہوں نے اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں بدزبانی کرنا اپنا طریق شعار کر رکھا تھا۔

لیکھرام کے مختصر حالات

پنڈت لیکھرام ۱۸۵۹ء میں ایک موہیال برہمن تارا سنگھ نامی کے ہاں بمقام کہوٹہ ضلع راولپنڈی پیدا ہوئے۔ جوان ہونے پر چودہ برس محکمہ پولیس میں ملازمت کی۔ بالآخر ۱۸۸۶ء میں ملازمت سے استعفیٰ دیکر آریہ سماج کے پرچارک بن گئے۔ انہی دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام مذاہب کے لوگوں کو دعوت دی۔ کہ وہ اسلام کے مقابلہ میں اپنے اپنے مذاہب کی حقانیت ثابت کریں۔ پنڈت لیکھرام نے بجائے سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے اور متانت کے ساتھ جواب دینے کے یہ طریق اختیار کر لیا۔ کہ اسلام اور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نہایت درجہ گندے اور رکیک حملے شروع کر دیئے۔ حضرت امام برحق علیہ السلام نے بار بار سمجھایا۔ کہ یہ طریق اچھا نہیں۔ لیکن یہ شخص برابر شوخی میں بڑھتا چلا گیا حتیٰ کہ جب حضور نے مندرجہ بالا چیلنج کے ذریعے دشمنانِ اسلام کو مقابلہ کے لئے بلایا۔ تو پنڈت لیکھرام نے اس کے جواب میں مندرجہ ذیل دعا شائع کر کے خود اپنی موت کو دعوت دی۔

”جس طرح میں اور راستی کے برخلاف باتوں کو غلط سمجھتا ہوں۔ ایسا ہی قرآن اور اس کے اصولوں اور تعلیموں کو جو وید کے مخالف ہیں۔ ان کو غلط اور جھوٹا جانتا ہوں۔ (لعنۃ اللہ علی الکاذبین) لیکن میرا دوسرا فریق مرزا غلام احمد ہے۔ اور وہ قرآن کو خدا کا کلام جانتا اور اس کی سب تعلیموں کو درست اور صحیح سمجھتا ہے۔ ......

اے پرمیشر ہم دونوں فریقوں میں سچا فیصلہ کر کیونکہ کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے حضور میں عزت نہیں پا سکتا۔ راقم آپ کا ازلی بندہ لیکھرام شرما سبھاسد آریہ سماج پشاور حال ایڈیٹر آریہ سماج گزٹ فیروزپور (پنجاب)“

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی

لیکھرام کی اس دعا کو اللہ تعالےٰ نے منظور فرمایا۔ چنانچہ ۱۸۹۳ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر مندرجہ ذیل پیشگوئی شائع فرمائی:

(۱) ”خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا۔ کہ آج کی تاریخ سے جو بیس فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حق میں کی ہیں۔ عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔ ....

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور
۲۰ فروری ۱۸۹۳ء

(۲) ”میں نے دیکھا۔ کہ ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرے پر سے خون ٹپکتا ہے ...... میرے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ اور اس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی۔ اور میں اس کو دیکھتا تھا۔ کہ ایک خونی شخص کے رنگ میں ہے۔ اس نے مجھ سے پوچھا۔ کہ لیکھرام کہاں ہے۔“

(ٹائیٹل پیج برکات الدعا)

یہ عظیم الشان پیشگوئی اتنی واضح اور صاف تھی۔ کہ خود دشمن بھی اعتراف کرتے ہیں۔ کہ ”پیشگوئی کی تھی۔ کہ پنڈت لیکھرام چھ سال کے عرصہ میں عید کے دن نہایت دردناک حالت میں مرے گا۔“

(اخبار پنجاب سماچار ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء)

”ہمارا ماتھا تو اس وقت ٹھنکا تھا۔ کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی نے آپ کی وفات کی پیشگوئی کی تھی۔“ (انیس ہند ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء)

پیشگوئی کس طرح پوری ہوئی

اب آیئے دیکھیں یہ پیشگوئی کس طرح پوری ہوئی۔ اپنے الفاظ میں نہیں۔ بلکہ آریہ سماجیوں کی زبانِ قلم سے واقعات عرض کئے جاتے ہیں۔

مہاشہ سنت رام آشفتہ پنڈت لیکھرام کی سوانح عمری لکھتے ہوئے بتاتے ہیں ....

”۱۲ فروری ۱۸۹۷ء کے دن جبکہ دیانند کالج کے ہال میں ایک شخص آپ کو تلاش کرتا ہوا دیکھا گیا۔ اور آپ سے مل کر کہا۔ کہ عرصہ دو سال سے مسلمان ہو گیا ہوں۔ شدھ کر لیں۔ تو فوراً وعدہ کیا۔ کہ ضرور شدھ کریں گے۔ حالانکہ صورت شکل خوفناک معلوم ہوتی تھی۔ اس کی آواز مہیب لہجہ لئے ہوئے تھی ...... آریہ بھائیوں نے بہتیرا مسافر سے کہا۔ کہ یہ خوفناک شخص ہے۔ اس کا ہرگز ہرگز اعتبار نہ کریں۔ مگر آپ نے یہ کہہ کر کہ بھائی یہ دھرم گرہن کرنا چاہتا ہے۔ سب کو ٹال دیا ...... سخت حیرانی پیدا ہوتی ہے۔ کہ جب تمام لوگ اس بدمعاش کو خوفناک اور بھیانک بیان کرتے تھے۔ اور اس کو ریاکار اور دھوکا باز سمجھتے تھے۔ تو لیکھرام جیسا تجربہ کار اور جہاندیدہ شخص جس نے پولیس میں سالوں تک ملازمت کی تھی ...... کس طرح دھوکہ کھا سکتا ہے .... چھ مارچ کا نامبارک دن اور شام کا وقت ہے .... بہادر مسافر ایک چارپائی پر بیٹھے ہوئے مہرشی دیانند کے جیون چرتر کے کاغذات مکمل کر رہے ہیں۔ سامنے وہی سفاک بیٹھا ہے۔ جو شدھ ہونے کا بہانہ کر کے آیا ہوا ہے۔ آج اس کی حالت عجیب و غریب ہے بدن کانپ رہا ہے۔ آنکھوں میں خون اترا ہوا ہے۔ چہرہ دم بدم بدلتا جاتا ہے۔ اتار چڑھاؤ جاری ہے۔ کبھی وہ باہر کی طرف دیکھتا ہے۔ اور کبھی کمبل کے اندر ہاتھ ڈالتا ہے۔ پنڈت لیکھرام مہرشی دیانند کے جیون چرتر کا وہ حصہ ختم کرتے ہیں جبکہ انہوں نے ویدک دھرم پر اپنی جان قربان کر دی۔ تو پھر تھکاوٹ سے اور دل پر چوٹ لگنے سے چارپائی سے اٹھے۔ دونوں ہاتھ سر کی طرف اٹھا کر انگڑائی لی۔ کہ ظالم قاتل نے خونی خنجر کلیجے میں گھونپ دیا۔ اور آٹھ دس زخم لگا کر انتڑیاں باہر نکال دیں۔ اس نے کسی قسم کا شور نہیں مچایا۔ اگر ایسا کرتا۔ تو ممکن تھا۔ قاتل پکڑا جاتا۔ مگر اس نے خود ہمت کی۔ اور انتڑیاں پیٹ میں ڈالیں۔ قاتل اپنا کام کر کے چلتا بنا۔ پنڈت لیکھرام ہسپتال پہنچائے گئے۔ پیٹ چاک تھا انتڑیاں باہر تھیں۔ خون کی ندیاں بہہ رہی تھیں۔ ...... جسم سے خون کے چشمے پھوٹ پھوٹ کر دو گھنٹے تک بہتے رہے۔ باوجودیکہ زخم سیئے گئے۔ ڈاکٹروں نے جان توڑ کر علاج کیا۔ مگر پیغام اجل آ پہنچا۔“ (بہادر لیکھرام مصنفہ سنت رام آشفتہ)

مندرجہ بالا عبارت کا ایک ایک لفظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کی تصدیق کرتا ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے یہ سطور اپنے خاص تصرف سے لکھوائی ہیں۔ کیونکہ ان میں پیشگوئی کی ایک ایک شق کو کھلے الفاظ میں تسلیم کر لیا گیا ہے الحمد للہ۔

(خاکسار خورشید احمد)

شاخ اور تنے کا تعلق

شاخ کی زندگی کا مدار اپنے تنے سے مضبوط تعلق استوار کرنے پر بھی ہے۔ پس مجالس کی بیداری اور مستعدی کا راز بھی اسی میں مضمر ہے کہ وہ اپنی رپورٹیں باقاعدہ مرکز میں بھجواتے رہیں۔

معتمد مرکزیہ

٦ مارچ ـ اسلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان

٦ مارچ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رہنے والا دن ہے۔ اس دن اللہ تعالےٰ نے اسلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ظاہر فرمایا۔ اس دن اللہ تعالےٰ نے دنیا کو یہ بتایا کہ وہ سید الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لئے کس درجہ غیرت رکھتا ہے۔ اسی دن اللہ تعالےٰ نے دنیا پر یہ واضح کیا۔ کہ ؎

حس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

٦ مارچ کا تاریخی دن اس چیلنج کی یاد تازہ کرتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے مامور و مرسل نے اس کے ایک برگزیدہ اور مقدس بندے نے ہاں اسلام کے ایک فتح نصیب جرنیل نے اسلام کی صداقت ظاہر کرنے اور محمد عربی صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عظمت ظاہر کرنے کی خاطر دشمنانِ اسلام کو دیا تھا۔ اس نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے اعلان فرمایا تھا۔

”مجھے دکھلایا گیا اور سمجھایا گیا ہے کہ دنیا میں فقط اسلام ہی حق ہے۔ اور میرے پر یہ ظاہر کیا گیا۔ کہ یہ سب کچھ بہ برکت پیروی حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو ملا ہے۔ اور جو کچھ ملا ہے اس کی نظیر دوسرے مذاہب میں نہیں۔ کیونکہ وہ باطل پر ہیں۔ اب اگر کوئی سچ کا طالب ہے۔ خواہ وہ ہندو ہے یا عیسائی یا آریہ یا یہودی یا برہمو یا کوئی اور ہے اس کے لئے یہ خوب موقع ہے۔ جو میرے مقابل پر کھڑا ہو جائے ..... اور اگر آپ لوگ یہ کہیں کہ ہم مقابلہ نہیں کرتے اور نہ ایمانداروں کی نشانیاں ہم میں موجود ہیں تو آؤ اسلام لانے کی شرط پر یک طرفہ خدا تعالےٰ کے کام دیکھو! ....

یہی شرط حضرات آریہ صاحبوں کی خدمت میں بھی ہے۔ اگر وہ اپنے وید کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھتے ہیں۔ اور ہماری پاک کتاب کلام اللہ کو انسان کا افتراء خیال کرتے ہیں۔ تو وہ مقابل آویں اور یاد رکھیں کہ وہ مقابلہ کے وقت نہایت رسوا ہونگے۔“
(اشتہار مندرجہ آئینہ کمالات اسلام بار اول ص ۲۷۲)

٦ مارچ کا دن مندرجہ بالا چیلنج کی صداقت کو درخشاں کرنے والا دن تھا۔ اس دن نے دنیا کو بتا دیا تھا۔ کہ یہ چیلنج دینے والا مقدس وجود فی الحقیقت اللہ تعالیٰ کا مقرب بندہ ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید حاصل ہے۔ اور یہ کہ جو شخص بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے عداوت کا ثبوت دیتے ہوئے اس چیلنج کو قبول کرے گا۔ وہ یقیناً ”تیغ برانِ محمدؐ“ کا شکار ہوگا۔ اور اپنی تباہ و رسوائی کا سامان کر کے اسلام کی صداقت کا ایک نشان بن جائے گا۔

اللہ تعالےٰ کا یہ نشان پنڈت لیکھرام صاحب سے تعلق رکھتا ہے۔ جو کسی زمانہ میں آریہ سماج کے بڑے مشہور لیڈر تھے۔ اور جنہوں نے اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شان میں بدزبانی کرنا اپنا طریق بنا رکھا تھا۔

لیکھرام کے مختصر حالات

پنڈت لیکھرام ۱۸۵۹ء میں ایک موہیال برہمن تارا سنگھ نامی کے ہاں بمقام کہوٹہ ضلع راولپنڈی پیدا ہوئے۔ جوان ہونے پر چودہ برس محکمہ پولیس میں ملازمت کی۔ بالآخر ۱۸۸٦ء میں ملازمت سے استعفیٰ دیکر آریہ سماج کے پرچارک بن گئے۔ انہی دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام مذاہب کے لوگوں کو دعوت دی۔ کہ وہ اسلام کے مقابلہ میں اپنے اپنے مذاہب کی حقانیت ثابت کریں۔ پنڈت لیکھرام نے بجائے سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے اور متانت کے ساتھ جواب دینے کے یہ طریق اختیار کر لیا۔ کہ اسلام اور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نہایت درجہ گندے اور رکیک حملے شروع کر دیئے۔ حضرت امام برحق علیہ السلام نے بار بار سمجھایا۔ کہ یہ طریق اچھا نہیں۔ لیکن یہ شخص برابر شوخی میں بڑھتا چلا گیا حتیٰ کہ جب حضورؑ نے مندرجہ بالا چیلنج کے ذریعے دشمنانِ اسلام کو مقابلہ کے لئے بلایا۔ تو پنڈت لیکھرام نے اس کے جواب میں مندرجہ ذیل دعا شائع کر کے خود اپنی موت کو دعوت دی۔

”جس طرح میں اور راستی کے برخلاف باتوں کو غلط سمجھتا ہوں۔ ایسا ہی قرآن اور اس کے اصولوں اور تعلیموں کو جو وید کے مخالف ہیں۔ ان کو غلط اور جھوٹا جانتا ہوں۔ (لعنۃ اللہ علی الکاذبین) لیکن میرا دوسرا فریق مرزا غلام احمدؐ ہے۔ اور وہ قرآن کو خدا کا کلام جانتا اور اس کی سب تعلیموں کو درست اور صحیح سمجھتا ہے۔ ......
اے پرمیشر ہم دونوں فریقوں میں سچا فیصلہ کر کیونکہ کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے حضور میں عزت نہیں پا سکتا۔ راقم آپ کا ازلی بندہ لیکھرام شرما سبھا سد آریہ سماج پشاور حال ایڈیٹر آریہ سماج گزٹ فیروزپور (پنجاب)“

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی

لیکھرام کی اس دعا کو اللہ تعالےٰ نے منظور فرمایا۔ چنانچہ ۱۸۹۳ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر مندرجہ ذیل پیشگوئی شائع فرمائی: (۱) ”خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا۔ کہ آج کی تاریخ سے جو بیس فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حق میں کی ہیں۔ عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔ ....
خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور
۲۰ فروری ۱۸۹۳ء“

(۲) ”میں نے دیکھا۔ کہ ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرے پر سے خون ٹپکتا ہے۔ .... میرے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ اور اس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی۔ اور میں اس کو دیکھتا تھا۔ کہ ایک خونی شخص کے رنگ میں ہے۔ اس نے مجھ سے پوچھا۔ کہ لیکھرام کہاں ہے۔“
(ٹائیٹل پیج برکات الدعا)

یہ عظیم الشان پیشگوئی اتنی واضح اور صاف تھی۔ کہ خود دشمن بھی اعتراف کرتے ہیں۔ کہ ”پیشگوئی کی تھی۔ کہ پنڈت لیکھرام چھ سال کے عرصہ میں عید کے دن نہایت دردناک حالت میں مرے گا۔“
(اخبار پنجاب سماچار ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء)

”ہمارا ماتھا تو اس وقت ٹھنکا تھا۔ کہ جب مرزا غلام احمدؐ قادیانی نے آپ کی وفات کی پیشگوئی کی تھی۔“ (انیس ہند ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء)

پیشگوئی کس طرح پوری ہوئی

اب آیئے دیکھیں یہ پیشگوئی کس طرح پوری ہوئی۔ اپنے الفاظ میں نہیں۔ بلکہ آریہ سماجیوں کی زبانِ قلم سے واقعات عرض کئے جاتے ہیں۔

مہاشہ سنت رام آشفتہ پنڈت لیکھرام کی سوانح عمری لکھتے ہوئے بتاتے ہیں ....
”۱۲ فروری ۱۸۹۷ء کے دن جبکہ دیانند کالج کے ہال میں ایک شخص آپ کو تلاش کرتا ہوا دکھا گیا۔ اور آپ سے مل کر کہا۔ کہ عرصہ دو سال سے مسلمان ہو گیا ہوں۔ شدھ کر لیں۔ تو فوراً وعدہ کیا۔ کہ ضرور شدھ کریں گے۔ حالانکہ صورت شکل خوفناک معلوم ہوتی تھی۔ اس کی آواز مہیب لہجہ لئے ہوئے تھی ..... آریہ بھائیوں نے بہتیرا مسافر سے کہا۔ کہ یہ خوفناک شخص ہے۔ اس کا ہرگز ہرگز اعتبار نہ کریں۔ مگر آپ نے یہ کہہ کر کہ بھائی یہ دھرم گرہن کرنا چاہتا ہے۔ سب کو ٹال دیا ...... سخت حیرانی پیدا ہوتی ہے۔ کہ جب تمام لوگ اس بدمعاش کو خوفناک اور بھیانک بیان کرتے تھے۔ اور اس کو ریاکار اور دھوکا باز سمجھتے تھے۔ تو لیکھرام جیسا تجربہ کار اور جہاندیدہ شخص جس نے پولیس میں سالوں تک ملازمت کی تھی .... کس طرح دھوکہ کھا سکتا ہے .... چھ مارچ کا مبارک دن اور شام کا وقت ہے .... بہادر مسافر ایک چارپائی پر بیٹھے ہوئے مہرشی دیانند کے جیون چرتر کے کاغذات مکمل کر رہے ہیں۔ سامنے وہی سفاک بیٹھا ہے۔ جو شدھ ہونے کا بہانہ کر کے آیا ہوا ہے۔ آج اس کی حالت عجیب و غریب ہے بدن کانپ رہا ہے۔ آنکھوں میں خون اترا ہوا ہے۔ چہرہ دم بدم بدلتا جاتا ہے۔ آثار چڑھاؤ جاریکا ہے کبھی وہ باہر کی طرف دیکھتا ہے۔ اور کبھی کمبل کے اندر ہاتھ ڈالتا ہے۔ پنڈت لیکھرام مہرشی دیانند کے جیون چرتر کا وہ حصہ ختم کرتے ہیں جبکہ انہوں نے ویدک دھرم پر اپنی جان قربان کر دی۔ تو پھر تھکاوٹ سے اور دل پر چوٹ لگنے سے چارپائی سے اُٹھے۔ دونوں ہاتھ سر کی طرف اٹھا کر انگڑائی لی۔ کہ ظالم قاتل نے فوراً خنجر کلیجے میں گھونپ دیا۔ اور آٹھ دس زخم لگا کر انتڑیاں باہر نکال دیں۔ اس نے کسی قسم کا شور نہیں مچایا۔ اگر ایسا کرتا۔ تو ممکن تھا۔ قاتل پکڑا جاتا۔ مگر اس نے خود ہمت کی۔ اور انتڑیاں پیٹ میں ڈالیں۔ قاتل اپنا کام کر کے چلتا بنا۔ پنڈت لیکھرام ہسپتال پہنچائے گئے۔ پیٹ چاک تھا انتڑیاں باہر تھیں۔ خون کی ندیاں بہہ رہی تھیں۔ ....جسم سے خون کے چشمے پھوٹ پھوٹ کر دو گھنٹے تک بہتے رہے۔ باوجودیکہ زخم سیئے گئے۔ ڈاکٹروں نے جان توڑ کر علاج کیا۔ مگر پیغام اجل آ پہنچا۔“ (بہادر لیکھرام مصنفہ سنت رام آشفتہ)

مندرجہ بالا عبارت کا ایک ایک لفظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کی تصدیق کرتا ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے یہ سطور اپنے خاص تصرف سے لکھوائی ہیں۔ کیونکہ ان میں پیشگوئی کی ایک ایک شق کو کھلے الفاظ میں تسلیم کر لیا گیا ہے الحمد للہ۔
(خاکسار خورشید احمدؐ)

ضرورت ہے مند احباب
توجہ فرمائیں

Royal Pakistan Navy
12 Th. J S P C.T.S Course

نیوی میں کمیشن افسری کے لئے پری کیڈٹ امتحان انتخاب کے امیدواروں سے درخواستیں ۳۱ مئی ۵۲ء تک طلب کی گئی ہیں۔ فارم درخواست Captain R.P.N. Barracks Queens Road کراچی سے حاصل کریں۔ اور ان کو ہی بعد تکمیل بھیجیں۔ تحریری امتحان ۲۲ تا ۲۵ جون ۵۲ء انگریزی و جنرل نالج۔ ریاضی اور فزکس۔ کیمسٹری میں ہوگا۔ سنٹر امتحان۔ لاہور۔ پشاور۔ ڈھاکہ چٹاگانگ۔ شرائط:۔ غیر شادی شدہ۔ تاریخ پیدائش یکم نومبر ۳٦ء و یکم نومبر ۳۸ء کے درمیان ہو۔ نیز یکم نومبر ۵۲ء کو سولہ و اٹھارہ سال کے درمیان۔ میٹرک یا سینئر کیمبرج پاس ہو۔
(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو پاکستان ٹائمز ۳/۵۲)
(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

شاخ اور تنے کا تعلق

شاخ کی زندگی کا مدار اپنے تنے سے مضبوط تعلق استوار کرنے پر بھی ہے۔ پس مجالس کی بیداری اور مستعدی کا راز بھی اسی میں مضمر ہے کہ وہ اپنی رپورٹیں باقاعدہ مرکز میں بھجواتے رہیں۔
معتمد مرکزیہ

تاریخ اسلام

فاتح سندھ محمدؐ بن قاسم

[illegible] فاتح سندھ کسی تعارف کے محتاج [illegible] ب سے پہلے باضابطہ یہی بزرگ راجہ داہر نے میں ہندوستان تشریف لائے۔ جن [illegible] مقصد مظلوم مسلمانوں کی اعانت اور گلوخلاصی تھا۔

سیوستان میں راجہ داہر کا بھتیجا بجے رائے حکمران تھا۔ محمدؐ بن قاسم جب اس طرف بڑھے اور بجے رائے نے مقابلے کا ارادہ کیا۔ تو باشندگان شہر اور شہر کے علمائے بدھ نے جلسہ کر کے طے کیا۔ کہ جنگ مناسب نہیں ہے اور بجے رائے کی خدمت میں اہل شہر کی طرف سے یہ درخواست پیش کی:۔

"مسلمانوں کا مقابلہ نہ کیجیے! اور صلح و آشتی سے کام لیجیے۔ مسلمان درخواست صلح کو رد نہیں کرتے۔ اور کسی کے مذہب میں دخل نہیں دیتے۔ لہٰذا کشت و خون کا ہنگامہ برپا کرنا فضول ہے۔"

یورپی مورخین نے مسلمانوں کو کس قدر بدنام کیا ہے اور مسلمانوں کو ظالم ثابت کرنے کی کیسی ناپاک کوشش کی ہے۔ مگر غور کیجیے کہ پہلی صدی ہجری ہے۔ اور مسلمانوں کے متعلق عرب سے اتنی دور ہندوستان والے کتنا صحیح خیال رکھتے تھے۔ اگر واقعی اسلام ظلم ہی لے کر آتا۔ تو کیا ان سندھیوں کو معلوم نہ ہوتا۔

اسی موقع کا ایک واقعہ ہے۔ کہ بجے رائے نے اپنا ایک خاص جاسوس مسلمانوں کے لشکر میں بھیجا۔ اتفاق سے اس نے

"مسلمانوں کو نماز باجماعت پڑھتے ہوئے دیکھا اور جا کر کہا کہ یہ لوگ اس قدر متحد و متفق ہیں۔ کہ ان کا مغلوب کرنا سخت دشوار ہے۔ بجے رائے مرعوب ہو کر رات ہی کو سیوستان سے فرار ہو گیا"

(آئینہ حقیقت نما صفحہ ۸۱)

اللہ اللہ یہ تھا مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کا اثر۔ اب تو خود مسلمان ہی منہ آنے لگے ہیں۔ کہ آخر نماز سے کیا فائدہ؟ دیکھ رہے ہیں۔ اسلاف کی نماز ان کو کتنا فائدہ پہنچاتی تھی۔ کیا اس کے باوجود نماز باجماعت کے فائدے کا انکار کیا جائیگا؟

جس دن راجہ داہر مسلمانوں کے ہاتھ مارا گیا۔ اور مسلمانوں نے کامیابی حاصل کی۔ اس دن بہت سے لوگوں نے درخواست پیش کی کہ ہم بخوشی مسلمان ہونا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ان کی خواہش کے مطابق ان کو اسلام میں داخل کر لیا گیا۔ مگر دوسرے ہی دن محمدؐ بن قاسم نے اعلان کرا دیا:۔

"جو شخص چاہے اسلام قبول کرے اور جو چاہے اپنے آبائی مذہب پر قائم رہے۔ ہماری طرف سے کوئی اعتراض نہ ہوگا۔"

(آئینہ حقیقت نما صفحہ ۸۵)

یہ تھی مسلمانوں کی رواداری اور ان کا قرآنی آیت (لا اکراہ فی الدین دین کے معاملہ میں کوئی زبردستی نہیں) پر عمل۔ وہ لوگ آنکھیں کھول کر دیکھیں جو تعصب سے چیختے رہتے ہیں۔ کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا

برہمن آباد جب فتح ہوا۔ تو یہاں کے بعض باشندے ڈر سے بھاگنے لگے۔ اس موقع پر محمدؐ بن قاسم نے اعلان کرا دیا اور اس کا یہ سلوک رہا۔ کہ:۔

"جو شخص اپنی جان بچانے کے لئے بھاگتا ہے۔ اسے بھاگ جانے دو۔ باشندگان شہر سے کوئی تعرض نہیں کیا گیا۔ سوداگر۔ دکاندار اور اہل حرفہ بدستور اپنے مشاغل میں مصروف رہے۔ امن و امان کا اعلان کر دیا گیا۔ جنگی قیدی جب محمدؐ بن قاسم کے سامنے پیش ہوئے۔ تو اس نے ان کو رہا کر دیا۔۔ جو اپنے باپ دادا کے مذہب پر چلے۔ اس سے کوئی تعرض نہیں کیا جائے گا۔ نہ ان کے مندروں اور عبادت خانوں میں کسی قسم کی مداخلت کی جائیگی۔ نہ زمینیں چھینی جائیں گی۔ نہ مال و اموال کو کسی قسم کا نقصان پہنچایا جائیگا۔" (صفحہ ۸۸)

اس سے بڑھ کر رواداری اور حسن سلوک کوئی اور ممکن ہے؟ کسی بات میں فتح کا غرور نظر آتا ہے؟ ظلم و جور کہیں بھی معلوم ہوتا ہے؟ پھر ان فاتحوں کو برکت کیوں نصیب نہ ہوگی۔ ضرور نصیب ہوگی۔ اور ہوئی بھی۔ الور فتح ہو چکا۔ تو محمدؐ بن قاسم نے تعجب سے دیکھا۔ کہ بہت سے لوگ اس کے بڑے بت خانہ "لودھار" میں بت کے آگے سجدے میں پڑے ہیں۔ اس کو پوچھنے پر معلوم ہوا۔ کہ یہ مندر ہے۔ محمدؐ بن قاسم اس کے اندر داخل ہوا۔ اور واپس آیا۔ اور ایک چیز بھی نہیں بگاڑی۔ بلکہ نکلنے کے بعد عام اعلان کر دیا۔ کہ:۔

"اس شہر کے باشندے ہر قسم کے ٹیکس اور محصول سے معاف کئے جاتے ہیں۔"

ملتان کو محمدؐ بن قاسم نے فتح کیا اور کس طرح فتح کیا۔ مورخ کا بیان ہے:۔

اہل شہر کو کسی قسم کا نقصان پہنچائے بغیر امن و امان اور معافی کا اعلان کیا۔ محمد بن قاسم نے ہر جگہ شہروں کے لوٹنے اور رعایا کے اموال پر قبضہ کرنے سے اپنے سپاہیوں کو روکا۔۔۔ مندروں کی مورتیوں کو جو جواہرات سے مرصع اور سونے چاندی کی بنی ہوئی تھیں۔ کسی نے ہاتھ نہ لگایا۔"

(آئینہ حقیقت نما صفحہ ۹۱)

ان واقعات کو غور و فکر کی نگاہوں سے ملاحظہ کیا جائے۔ اور فیصلہ کیا جائے۔ اسلامی حکومت کے اصول کتنے عمدہ ہیں۔

محمدؐ بن قاسم کو سندھ کے لئے سپہ سالار بنا کر حجاج بن یوسف نے بھیجا تھا۔ تاریخ اسلامی میں حجاج اپنے ظلم و جور میں بری طرح بدنام ہے۔ مگر فتح سندھ کے سلسلے میں حجاج نے محمدؐ بن قاسم کو جو ہدایتیں دی ہیں۔ وہ پڑھنے کے لائق ہیں۔ فتح دیبل کی خوشخبری سن کر حجاج نے لکھا تھا:۔

"جب تم ملک پر قابض ہو جاؤ۔ تو قلعوں کی استواری اور لشکر کی رفع احتیاج کے بعد تمام اموال و خزائن کو "بہبود رعایا" اور رفاہ خلق میں خرچ کرو۔ اور یاد رکھو۔ کہ کاشتکاروں۔ کاریگروں سوداگروں۔ اور پیشہ وروں کی خوشحالی و فارغ البالی سے ملک آباد اور سرسبز ہوتا ہے۔ رعایا کے ساتھ رعایت کرو۔ تا کہ وہ تمہاری طرف راغب ہوں۔" (آئینہ حقیقت نما صفحہ ۹۵)

کہیں لوٹ کھسوٹ کی تعلیم ہے؟ ملک اور رعایا کے ساتھ رفق و ملاطفت کی کیسی دلنشین تاکید ہے۔ محمدؐ بن قاسم جب نیرون میں مقیم تھا۔ تو حجاج کا گرامی نامہ ملا:۔

"اہل نیرون کے ساتھ نہایت نرمی اور دلدہی کا سلوک کرو۔ ان کی بہبودی کے لئے کوشش کرو۔ لڑنے والوں میں جو تم سے امان طلب کرے۔ اس کو ضرور امان دو۔ کسی مقام کے اکابر و سردار تمہاری ملاقات کو آئیں۔ ان کو قیمتی خلعت اور انعام و اکرام سے سرفراز کرو۔ عقل و دانائی کو اپنا رہبر بناؤ۔ جو وعدہ کسی سے کرو۔ ضرور پورا کرو۔ تمہارے قول و فعل پر سندھ والوں کو پورا اعتماد و اطمینان ہو۔"

کیا ان ہدایات میں وہ ساری باتیں درج نہیں ہیں۔ جو ایک ذمہ دار کا فریضہ ہوتا ہے ایک طرح اور غور کیا جائے۔ کہ جو ہدایتیں ہیں۔ وہ ملک و قوم کی فلاح و بہبودی سے متعلق ہیں۔ یا ان میں ملک اور قوم کا جانی۔ مالی۔ اور سیاسی نقصان ہے۔ اخلاق اور اعمال کی پاکیزگی کی طرف اشارہ ہے۔ یا ظلم و جور اور بربریت کی طرف؟

سیوستان کی فتح کی خوشخبری معلوم کر کے محمدؐ بن قاسم کے نام اوپر سے ہدایت پہنچی کہ جو کوئی تم سے جاگیر و ریاست طلب کرے۔ تم اس کو ناامید نہ کرو۔ التجاؤں کو قبول کرو۔ امان و عفو سے رعایا کو مطمئن کرو۔ سلطنت کے چار ارکان ہیں۔ اول مدارا و درگزر اور محبت۔ دوم سخاوت و انعام۔ سوم دشمنوں کی مزاج شناسی۔ اور ان کی مخالفت میں عقل کو ہاتھ سے نہ دینا۔ چہارم قوت و شجاعت۔ تم راجاؤں سے جو عہد کرو۔ اس پر قائم رہو جب وہ مالگذاری دینے کا اقرار کر لیں۔ تو ہر طرح ان کی امداد و اعانت کرو۔ جب کسی کو سفیر بنا کر بھیجو۔ تو اس کی عقل و امانت کو جانچ لو۔

کہیں وفاداری کے مطالبہ کی خواہ مخواہ شرط ہے۔ کہ رعایا سے اپنی مدح اور ستائش کے گیت گانے کا مطالبہ کرو۔ ان کو اتنا تنگ کرو۔ کہ گھر چھوڑ کر دربدر کی خاک چھانیں۔ ارکان اربعہ اس قابل ہیں۔ کہ حکمران ان پر عمل کرنا سیکھیں۔

محمدؐ بن قاسم دریا پار ہو کر جب داہر کی فوج سے نبرد آزما ہوا۔ تو حجاج بن یوسف کا ہدایت نامہ ملا:۔

"پنج وقتہ نماز پڑھنے میں سستی نہ ہو۔ تکبیر و قرأت۔ قیام و قعود اور رکوع و سجود میں خدا تعالے کے روبرو تضرع و زاری کرو زبان پر ہر وقت ذکر الٰہی جاری رکھو۔ کسی شخص کو شوکت و قوت خدا تعالے کی مہربانی کے بغیر نہیں حاصل ہو سکتی اگر تم خدا تعالے کے فضل و کرم پر بھروسہ رکھو گے۔ تو یقیناً مظفر و منصور ہو گے۔"

ممالک اسلامیہ کے بادشاہ حکمران اور صاحبان اقتدار عبرت و بصیرت کی آنکھوں سے اس خط کو پڑھیں۔ اور دل پر ہاتھ رکھ کر سوچیں۔ اب ان میں یہ عقیدہ اور ایمان کی یہ پختگی باقی رہی؟ ظالم حجاج کے دل میں دین کی جو وقعت تھی۔ کیا اس کا عشر عشیر بھی ممالک اسلامیہ کے حکمرانوں میں باقی ہے۔ کاش مسلمان اس راز کو سمجھ لیتے اور ان میں اس کا صحیح یقین پیدا ہو جاتا۔ پھر دنیا ان کی تھی۔ اور عزت اور شوکت و عظمت ان کے قدموں سے لپٹی نظر آتی۔

راجہ داہر جب جنگ میں مسلمانوں کے ہاتھوں مارا گیا۔ اور اس کی اطلاع حجاج کو پہنچی۔ تو اس نے محمدؐ بن قاسم کے نام یہ خط روانہ کیا۔

"تمہارے انتظام و اہتمام اور ہر ایک کام شرع کے مطابق ہو۔۔۔۔ جو لوگ بزرگ اور ذی وقعت ہوں۔ ان کو ضرور امان دو لیکن شریر اور بدمعاشوں کو دیکھ بھال کر آزاد کرو۔ اپنے عہد و پیمان کا ہمیشہ لحاظ رکھو اور امن پسند رعایا کی استمالت کرو۔"

(آئینہ حق نما صفحہ ۹۶)

ایک دوسرے خط میں محمدؐ بن قاسم کی خدمات کو سراہتے ہوئے لکھا:۔

"اے ابن عم محمدؐ بن قاسم! تم نے رعیت نوازی اور رفاہ عام میں جو کوشش کی ہے وہ نہایت تعریف کے قابل ہے۔"

(آئینہ حقیقت نما صفحہ ۹۶)

رعیت نوازی پر اب ایسی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ اب تو بڑا دیش بھگت وہ ہے۔ جو تعصب سے کام لے۔ اور جو فرقہ وارانہ عینک سے پہلے دیکھ لے۔

(بصیرت لاہور)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے بھائی محمد حنیف صاحب مورخہ ۳/۵۴/۱۲ کو ایک امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز برادرم عبدالغفور صاحب میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے بھی دعا فرماویں۔ (۲) میں امسال میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہا ہوں۔ میری اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار لطیف احمد قریشی معرفت ٹائپ کاونٹر سٹال چوک نسبت روڈ لاہور۔ (۳) میں آجکل بعض مقدمات اور مشکلات میں مبتلا ہوں۔ ان سے مخلصی کے لئے تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (۴) میرے لڑکے پر ایک مقدمہ دائر ہے۔ احباب باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار بدر الدین احمدی جڑانوالہ حال ونہاڑی۔

مصر اور پاکستان کے تعلقات خوشگوار ہیں

کراچی ۴ مارچ - وزیر صنعت خان عبدالقیوم خان نے جو آج شب قاہرہ سے واپس پہونچے ہیں کہا کہ دشمنان پاکستان نے مصر اور پاکستان کے تعلقات کو خراب کرنے کی جو کوششیں کی ہیں - ان کے باوجود دونوں ممالک کے تعلقات خوشگوار ہیں - جنرل نجیب سے اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جنرل نجیب نے بھی متنبہ کیا ہے کہ چند افراد اور عناصر پاکستان و مصر کے درمیان غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں - لیکن وہ کامیاب نہ ہوں گے - خان عبدالقیوم نے بتایا کہ جنرل نجیب پاکستان آنے کے خواہشمند ہیں - لیکن فی الحال وہ بہت مصروف ہیں انہوں نے کہا کہ مصر کو یہ خدشہ ہے - کہ ترکی و پاکستان کا سمجھوتہ اور پاکستان کے لئے امریکی فوجی امداد اور سوئیز کے بارے میں مصری لیڈروں و اخبار نویسوں کو سمجھایا کہ فوجی امداد لے کر پاکستان عرب ممالک کے ساتھ اپنا رویہ نہ بدلے گا - اور نہ ہی اسرائیل کو تسلیم کرے گا - انہوں نے کہا کہ کسی عرب ملک کو بہ جبر پاکستان و ترکی کے معاہدے میں شامل نہیں کیا جا سکتا پاکستان مصر سے ایسا معاہدہ بڑی خوشی سے کرنے کو تیار ہے

ترکی اور پاکستان کے معاہدہ پر ایرانی اخبار کا تبصرہ

کراچی ۵ مارچ - تہران کے ایک ممتاز اخبار "اطلاعات" نے اپنی ۱۷ فروری کی اشاعت میں ترکی و پاکستان کے معاہدہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے :-

پاکستان اور ترکی کے درمیان سیاسی - ثقافتی اور اقتصادی معاہدہ پر ہندوستان کی جانب سے کوئی مخالفت نہ ہونا چاہیئے اور اگر ان دونوں ممالک کے درمیان کوئی فوجی معاہدہ بھی ہوا تب بھی ہمارے خیال میں ہندوستان اس کی کھلم کھلا مخالفت نہ کرے گا - تاہم پاکستان کو امریکی فوجی امداد کے متعلق نہرو فکر و تشویش کا مسلسل اظہار کر رہے ہیں - مگر بعض اہم وجوہ کی بنا پر انہیں یہ کھلم کھلا مخالفت ترک کر دینا ہو گی - ان میں سب سے زیادہ اہم وجہ یہ ہے کہ تنازعہ کشمیر کا پر امن طریقہ سے تصفیہ ہونا ہے - مقبوضہ کشمیر کی مجلس دستور ساز نے ہندوستان کے ساتھ الحاق کا جو فیصلہ کیا ہے اس کی پاکستان نے سخت مخالفت کی ہے اور کراچی میں اسے غیر قانونی بتایا جاتا ہے - اس کے علاوہ پنڈت نہرو اور مسٹر محمد علی اس امر کے متعلق اتفاق رائے کا اظہار کر چکے ہیں کہ کشمیر کا مستقبل مقبوضہ کشمیر کی مجلس دستور ساز کے فیصلے نہیں بلکہ آزادانہ استصواب رائے عامہ کے ذریعہ طے کیا جائے -

پاکستان میں ۳۸۱ ٹریڈ یونینیں ہیں!

کراچی ۴ مارچ - پاکستان میں ستمبر ۱۹۵۳ء کے آخر تک ٹریڈ یونینوں کے قانون مجریہ ۱۹۲۶ء کے تحت رجسٹرڈ ٹریڈ یونینوں کی تعداد ۳۸۱ اور ارکان کی مجموعی تعداد ۴۰۳۵۲۵ تھی -

لفٹننٹ کرنل صدیقی کا دورہ !

کراچی ۴ مارچ - لفٹننٹ کرنل ایس اے صدیقی - ڈائرکٹر جنرل محکمہ ڈاک و تار شنبہ ۶ مارچ ۱۹۵۴ء کو یہاں سے راولپنڈی روانہ ہوں گے -

مسٹر صدیقی ۹ مارچ تک راولپنڈی میں قیام کریں گے اور اس کے بعد پشاور روانہ ہو جائیں گے -

مقبوضہ کشمیر کی مجلس دستور ساز کو الحاق کے متعلق رائے دینے کا حق نہیں

کراچی ۴ مارچ - لندن کے اخبار "اسپکٹیٹر" ۱۲ فروری ۱۹۵۴ء کی اشاعت میں مقبوضہ کشمیر کی مجلس دستور ساز کے ہندوستان سے الحاق کے فیصلہ کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے :-

"مقبوضہ کشمیر کی مجلس دستور ساز نے فیصلہ کیا ہے - کہ جموں اور کشمیر کے علاقوں کا ہندوستان کے ساتھ الحاق کیا جائے - جس کا اسے کوئی حق نہیں پہونچتا - اس کے دو سبب ہیں پہلا سبب یہ ہے کہ یہ مجلس جموں اور کشمیر کے علاقوں کی نمائندگی نہیں کرتی بلکہ کشمیر کے اس نصف حصہ کی نمائندگی کرتی ہے - جو برصغیر کی تقسیم سے لے کر اب تک ہندوستان کے قبضہ میں ہے - دوسرا سبب یہ ہے کہ ہندوستان اور پاکستان اقوام متحدہ کی ۱۹۴۹ء کی اس قرارداد کے پابند ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ کشمیر کا مستقبل ایک استصواب رائے عامہ کے ذریعہ طے کیا جائے گا -

کراچی کے اسٹیل لائسنسنگ آفیسر

کراچی ۴ مارچ - وزارت صنعت کے ایک نوٹیفکیشن میں بتایا گیا ہے - کہ مسٹر ایم اے میمن ڈائرکٹر شہری رسد کراچی کو دارالحکومت میں صوبائی اسٹیل لائسنسنگ آفیسر کے فرائض انجام دینے کے لئے مقرر کیا گیا ہے -

ٹیلیفنکن ریڈیو کی قیمت !!

کراچی ۴ مارچ - وزارت صنعت کے ایک نوٹیفکیشن میں بتایا گیا ہے کہ "ٹیلیفنکن" ریڈیو ماڈل ۴۵۶۶ ڈبلو ۶ والو - ۴ بینڈ کی زیادہ سے زیادہ خوردہ قیمت فروخت ۷۸۵ روپیہ فی سٹ مقرر کی گئی ہے -

درآمد کنندگان اور تاجر مختلف قسم کے خریداروں کو حسب معمول کٹوتیاں دیں گے -

کشمیر سے امریکی مبصروں کو واپس بلایا جائے

بھارت نے اقوام متحدہ کے سامنے باضابطہ مطالبہ پیش کر دیا

نئی دہلی ۴ مارچ - معلوم ہوا ہے آج بھارت نے اقوام متحدہ کو باقاعدہ طور پر اپنا یہ مطالبہ بھیج دیا ہے کہ کشمیر سے اقوام متحدہ کے امریکی مبصروں کو واپس بلایا جائے - سرکاری حلقوں نے بتایا کہ اس مطالبہ کا ان امریکنوں سے کوئی تعلق نہیں جو دوسرے سلسلوں میں بھارت یا کشمیر میں کام کر رہے ہیں - ایک اور اطلاع ہے کہ بھارت نے خاص طور پر مبصروں کی واپسی کا مطالبہ نہیں کیا" بلکہ صرف نہرو کی تقریر کی نقل بھیجی ہے -

---

م موصوف ایک روز لاہور میں قیام کرنے کے بعد شنبہ ۱۲ مارچ کو کراچی واپس آ جائیں گے -

پاکستان بھارت اور چین میں شرح اموات و پیدائش دنیا میں سب سے زیادہ ہے

کراچی ۴ مارچ - واشنگٹن کے ادارہ مردم شماری نے جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں ان کے مطابق دنیا کی آبادی میں ایک فی صدی فی سال سے بھی زیادہ رفتار سے اضافہ ہو رہا ہے - پہلے کبھی آبادی میں اضافہ کی رفتار اتنی تیز نہیں ہوئی تھی - ۱۹۵۳ء میں دنیا کی آبادی میں ۲½ کروڑ کا اضافہ ہوا ہے - اور اگر رفتار یہی رہی تو ۱۹۸۰ء تک دنیا کی آبادی ۳½ ارب تک پہونچ جائے گی - رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان بھارت اور چین خاص طور پر وہ ممالک ہیں - جہاں جدید ادویات اور فنی طریقوں کا کوئی اثر نہیں ہوا اور یہاں شرح اموات و پیدائش بدستور بہت زیادہ ہے - اگر شرح اموات میں کمی کر دی جائے ... اور اب سستے داموں اور موثر طریق پر کیا جا سکتا ہے تو بھی ایسے آثار ہیں کہ شرح پیدائش میں کوئی خاص کمی واقع نہیں ہو گی - رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان بھارت اور چین کی آبادی ضرورت سے زیادہ بڑھ چکی ہے - اور اب ان کی آبادی میں مزید اضافہ کی گنجائش نہیں - لہذا خوفناک حالات پیش آنے کا اندیشہ ہے - دنیا کے اندر ۱۹۵۰ء تک کی آبادی میں اضافہ کی رفتار بہت سست تھی - لیکن اس کے بعد سے اس معاملہ کی ہیئت بالکل تبدیل ہو گئی -

۱۶۵۰ء سے دنیا کی آبادی اور شرح پیدائش میں تیزی سے اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے - اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۱۶۵۰ء اور ۱۸۵۰ء کے درمیان آبادی کا اضافہ تقریباً اعشاریہ چار فیصدی فی سال کی رفتار سے ہوا - ۱۸۵۰ء اور ۱۹۰۰ء کے درمیان اعشاریہ سات فی صدی فی سال اور ۱۹۵۰ء تک اعشاریہ ۹ فیصدی فی سال کی رفتار سے لیکن اس کے بعد سے آبادی میں ایک فی صدی فی سال سے بھی زیادہ رفتار سے اضافہ ہو رہا ہے - ماہرین آبادی نے دنیا کے ملکوں کو تین قسموں میں تقسیم کیا ہے - پہلے درجہ میں یورپ، شمالی امریکہ اور اوشینیا کے صنعتی ممالک شامل ہیں جہاں شرح پیدائش و اموات کسی حد تک قابو میں ہیں - اور آبادی میں قدرتی اضافہ کافی کم ہے پیدائش کے وقت ہر شخص کی اوسط عمر کا اندازہ ستر سال لگایا جا سکتا ہے - آبادی کی یہ حالت ہے کہ ۱۵ سال سے کم عمر کی آبادی ۲۵ فیصدی کے لگ بھگ ہوتی ہے - دوسرے درجہ میں وہ ممالک ہیں جو عبوری دور سے گذر رہے ہیں - اور جہاں شرح پیدائش و اموات میں کمی ہو رہی ہے - لیکن یہاں پیدائش کے مقابلہ میں اموات کی شرح میں زیادہ کمی ہوتی ہے - اور قدرتی اضافہ کافی تیز ہے - اس قسم کے ملکوں میں برازیل، روس اور جاپان شامل ہیں - تیسرے درجہ کے ملک پاکستان و بھارت اور چین ہیں جن کی معیشت زرعی اور کم ترقی یافتہ ہے - ان ملکوں کی آبادی کا ۴۰ فی صدی حصہ ۱۵ سال سے کم عمر والوں پر مشتمل ہے - اور اوسط زندگی ۳۰ سال ہے - گو بچوں میں اموات کی رفتار بہت تیز ہے - تاہم بچے پیدا ہونے کی رفتار اس سے بھی زیادہ ہے - دنیا میں فی مربع میل اوسط آبادی ۴۷ نفوس ہے - اوشینیا میں آبادی کا اوسط ۴ نفوس فی مربع میل ہے - ایشیا میں ۱۲۴ اور یورپ ۲۱۱ فی مربع میل

پاکستان اور ترکی کا معاہدہ

کراچی ۴ مارچ - استنبول کے اخبار "دنیا" مورخہ ۲۴ فروری میں مسٹر فالح رفقی عطا نے پاکستان اور ترکی کے معاہدہ کے متعلق لکھا ہے :-

ایشیا کے کچھ ممالک نام نہاد غیر جانبدارانہ پالیسی پر عمل پیرا ہیں - یہ پالیسی دراصل آزاد قوموں کی جدوجہد کے خلاف جارحانہ غیر جانبداری کی حیثیت رکھتی ہے - خطرہ کی موجودگی سے انکار نہیں کیا جا سکتا - اور اس خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے حفاظت خود اختیاری کی تیاریاں کی جا رہی ہیں - اور وہ ممالک بھی جو غیر جانبداری کا دعوے کرتے ہیں اپنی موجودہ سلامتی کے لئے آزاد قوموں کی خود حفاظتی کوششوں کے ممنون ہیں -

یہ ہے اصلیت - مگر کچھ ممالک نازک حالات سے فائدہ اٹھا کر مغربی جمہوری دنیا سے ناجائز فائدہ اٹھانا امداد کے انتظامات و تعاون کے کام میں رخنہ ڈال رہے ہیں ---- جدید ترکی نے کسی جارحانہ معرکے بندی میں حصہ نہیں لیا - اس نے صرف عالمی امن کی حفاظت کے لئے معاہدے کئے ہیں اور پاکستان سے تعاون کرنے میں بھی اس کے پیش نظر کوئی اور مقصد نہیں ہے - مگر آزاد قوموں کے امن کے بلاک کو تقویت پہونچانے کے اور کاموں کی طرح اس معاہدہ سے بھی بعض حلقوں میں غم و غصہ پیدا ہو گیا -

ہمارے خیال میں اگر ہمارے دوست ملک ہندوستان نے پاکستان کو کسی قسم کی امداد دیئے جانے پر شبہ محسوس کیا تو غلطی کرے گا - ایشیا کو جو عظیم خطرہ لاحق ہے اس کے متعلق ہندوستان خود اپنا نظریہ رکھتا ہے - وہ اس خطرہ کے لئے خود تیاریاں نہ کرے مگر اسے ان دوسری قوموں کی جدوجہد پر اعتراض نہ کرنا چاہیئے - جو اس خطرہ کو محسوس کر کے اپنی آزادی کی حفاظت کرنا چاہتی ہیں -

---

روس میں تیل کی پیداوار میں اضافہ

لندن ۴ مارچ - روس کی خبر رساں ایجنسی "تاس" نے خبر دی ہے کہ روس میں تیل کی پیداوار میں سال گزشتہ سے ۱۲ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے

نئی ایرانی مجلس کا افتتاح

تہران ۴ مارچ معلوم ہوا ہے نئی ایرانی مجلس کا افتتاح ۵ اپریل کو ہو گا - تہران میں اگلے جنگل سے جمعرات تک انتخابات ہوں گے -

مدھیہ پردیش اسمبلی کا بجٹ

ناگ پور ۴ مارچ - آج مدھیہ پردیش اسمبلی میں بجٹ پیش کیا گیا - جس میں ایک کروڑ ۸۵ لاکھ کا گھاٹا دکھایا گیا ہے -

پاکستان ایشیائی افریقن بلاک کو تسلیم نہیں کرتا

ہم مسلم بلاک کے حامی ہیں (خان عبد القیوم خان)

قاہرہ ۴ ؍ مارچ: خان عبد القیوم خان وزیر صنعت پاکستان سوڈان کے دار الحکومت خرطوم سے قاہرہ واپس آ گئے۔ آپ آج کراچی روانہ ہو گئے۔ سوڈان پارلیمنٹ کے افتتاح کے سلسلے میں آپ خرطوم گئے تھے جو کہ تقریب دس مارچ تک ملتوی ہو چکی ہے۔ اخبار المصری کو بیان دیتے ہوئے خان عبد القیوم خان نے کہا کہ خرطوم کے فسادات قابل افسوس ہیں کیونکہ ان کی وجہ سے سوڈان کی آزادی میں تاخیر ہو رہی ہے۔ انہوں نے اس بات پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا کہ فسادات پہلے سے سوچی سمجھی سازش کے تحت ہوئے یا اچانک۔ کئی سوالوں پر انہوں نے کہا۔ کہ پاکستان و ترکی کے معاہدے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ پاکستان نے اپنے آپ کو مکمل طور پر مغرب کے ساتھ منسلک کر دیا ہے۔ پاکستان اپنی آزادی پر کبھی آنچ نہ آنے دے گا۔ یہ معاہدہ کسی ملک کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ دفاع کے لئے ہے۔ اسی علاقہ کے ممالک بھی اس معاہدہ میں شریک ہو سکتے ہیں۔ خان عبد القیوم خان نے کہا۔ کہ پاکستان نام نہاد ایشیائی افریقی بلاک کو تسلیم نہیں کرتا جس کی بنیاد پر بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو شور مچاتے رہتے ہیں۔ ہم صرف اس بلاک کو تسلیم کر سکتے ہیں۔ جس میں مسلم ممالک شامل ہوں۔ مثلاً مصر، عرب ممالک اور دیگر اسی قسم کے ممالک۔

جہلم کے حادثہ کی عدالتی تحقیقات

لاہور ۴ ؍ مارچ: جہلم کے قریب پاکستان میل کے حادثہ کی عدالتی تحقیقات کے سلسلے میں جو لوگ تحریری بیان دینا چاہتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ رجسٹرار لاہور ہائیکورٹ کو ۱۳ ؍ مارچ تک اپنے تحریری بیان پہنچا دیں۔ اس کے علاوہ جو لوگ زبانی شہادت دینا چاہیں وہ رجسٹرار لاہور ہائیکورٹ کو یہ لکھیں۔ کہ وہ شہادت کراچی میں دینا چاہتے ہیں یا لاہور میں۔

قبل از تاریخ کی اشیاء ایٹمی گھڑی سے قدامت کا اندازہ لگایا جائیگا

شکاگو ۴ ؍ مارچ: شکاگو یونیورسٹی کے ڈاکٹر ولارڈ ایف۔ بی۔ نے ایک ایسی "ایٹمی گھڑی" تیار کی ہے۔ جو زمانہ قبل از تاریخ کے انسان کی بنائی ہوئی اشیاء کی عمر اور زمانہ قبل از تاریخ کے پودوں اور جانوروں کے آثار کی عمروں کا تعین کر سکتی ہے۔ عمروں کا تعین قدیم اشیاء میں کاربن نمبر ۱۴ کی ریزہ ریزی کا اندازہ کر کے کیا جاتا ہے۔ کاربن کا یہ ریڈیو ایکٹو آئسوٹوپ تمام پودوں اور تمام جانوروں میں ہوتا ہے۔ جو سبزی کھاتے ہیں۔ پودے یا جانور کی موت کے بعد یہ ریڈیو ایکٹو کاربن ایک معینہ مقدار میں تیز رفتار الیکٹرون پیدا کرتے ہیں۔ چنانچہ پودے کی عمر جس قدر زیادہ ہو گی ریزہ ریزی اتنی ہی کم ہو گی۔ اس ریزہ ریزی کی مقدار کا اندازہ کرنے کے بعد اس پودے یا جانور کی عمر کا تعین کیا جا سکتا ہے۔ بیس ہزار سال تک کے زمانہ کی اشیاء کی عمروں کا تعین تو عام طور پر کیا جاتا ہے۔ لیکن اس سے زیادہ قدیم اشیاء کی عمر کا تعین صحت کے ساتھ نہیں ہو سکتا ہے۔ بیس ہزار سال بعد بیشتر نامیاتی اشیاء خاک میں مل جاتی ہیں۔ لیکن قدیم درختوں، سیپیوں، جلی ہوئی ہڈیوں اور لکڑی کے سبب ہوئے اوزاروں کے آثار بہت کچھ محفوظ رہتے ہیں۔ ریڈیو کاربن کے ذریعہ اسی قسم کی اشیاء کی عمروں کا تعین کیا جاتا ہے۔ شکاگو یونیورسٹی نے اس سلسلہ میں متعدد دلچسپ انکشافات کئے ہیں۔ اب تک یہ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ شمالی امریکہ اور یورپ گلیشیر دور کے تودے کے آخری دور سے بیس ہزار تا پچیس ہزار سال قبل گذرے تھے۔ لیکن اس نئے طریقے کے بعد اب اس زمانہ کا تعین گیارہ ہزار سال کیا گیا ہے۔

وزیر اعظم اپنے گاؤں پہنچ گئے

ڈھاکہ ۴ ؍ مارچ: وزیر اعظم محمد علی آج اپنے گاؤں دھنباری پہنچ گئے۔ جو میمن سنگھ سے ۴۹ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ بیگم محمد علی بھی آپ کے ساتھ ہیں۔

دریائے جمنا میں کشتی الٹنے سے ایک سو آدمی غرق ہو گئے

نئی دہلی ۴ ؍ مارچ: اطلاع ملی ہے۔ کہ آگرہ کے قریب یاتریوں سے بھری ہوئی ایک کشتی دریائے جمنا کے بیچ میں غرق ہو گئی۔ اس حادثے میں تقریباً ایک سو آدمی ڈوب گئے۔ یہ لوگ متھرا کے دیوتا شیوجی کے مندر میلہ میں شرکت کے بعد واپس آ رہے تھے۔ معلوم ہوا ہے۔ یہ کشتی نونگی گھاٹ کے قریب جو آگرہ سے ۳۵ میل دور ہے۔ الٹ گئی تھی۔ بعد کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ پچاس افراد ڈوب گئے۔ یہ کشتی دہلی سے دو سو میل جنوب میں بیاشور کے مقام پر ڈوبی ہے۔ دہلی ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ بہت سے لوگوں کو بچا لیا گیا ہے۔ لیکن چار عورتوں اور تین مردوں کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں چل سکا۔ آگرہ کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کشتی کے اس حادثہ میں صرف سات افراد ہلاک ہوئے ہیں۔

بھارت امریکہ سے فوجی امداد لے

نئی دہلی ۴ ؍ مارچ: بھارتی پارلیمنٹ کے ایک رکن مسٹر سریش چند رمجمدار نے نہرو کے فیصلہ پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا۔ کہ بھارت کو بھی امریکہ سے فوجی امداد لینے کی بات چیت شروع کر دینی چاہیئے۔

اُردو کو کراچی میونسپل کارپوریشن کی سرکاری زبان تسلیم کر لیا جائیگا

کراچی ۴ ؍ مارچ: کراچی کے میئر مسٹر محمود ہارون نے اعلان کیا ہے کہ اردو کو میونسپل کارپوریشن کی سرکاری زبان تسلیم کر لیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ اس سلسلے میں ایک قرارداد موصول ہوئی ہے جو کارپوریشن کے آئندہ اجلاس میں زیر غور آئے گی۔ انہوں نے کراچی کو صوبائی درجہ دینے کے مطالبے کی بھی تائید کی ہے۔ مسٹر محمود ہارون کے اعزاز میں آج ایک عصرانہ دیا گیا۔ اور سپاسنامہ پیش کیا گیا جس کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ شہر کے تمام نوں پر کارپوریشن مہاجرین کے لئے کئی منزلہ دوکانیں تعمیر کرے گی۔ یہ دکانیں اس طرح تعمیر کی جائیں گی۔ کہ دوکانداروں کی رہائش کی بھی جگہ نکل آئے۔ مہاجر آبادکاری کے کام کے لئے انہوں نے مرکز سے مزید امداد کا مطالبہ کیا۔ مسٹر محمود ہارون کو جو سپاسنامہ پیش کیا گیا تھا۔ اس میں اُردو کو پاکستان قومی زبان بنانے اور کراچی کو صوبائی درجہ دیئے جانے کا مطالبہ شامل تھا۔

بھارت میں کمیونزم تیزی سے پھیل رہا ہے

لندن ۴ ؍ مارچ: ٹراونکور اور کوچین کے عام انتخابات کے نتیجہ پر تبصرہ کرتے ہوئے "مانچسٹر گارڈین" رقمطراز ہے کہ وہاں کانگرس کو ایسی اکثریت حاصل نہیں ہوئی کہ وہ حکومت بنا سکے۔ پنڈت نہرو کے دورے کا جادو بھی کام نہ کر سکا۔ انتخابات کا یہ نتیجہ بھارتی حکومت پر ایک شدید ضرب ہے۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ تمام بھارت میں کمیونزم تیز رفتاری سے پھیل رہا ہے۔ اور پھیل کر رہے گا۔ دو سال قبل جنوبی بھارت میں کمیونسٹوں کی کامیابی اتنی اہم نہ تھی۔

شہری دفاع کا محکمہ ختم کرنے پر مرکز کا احتجاج

کراچی ۴ ؍ مارچ: معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مرکزی حکومت نے سندھ صوبائی حکومت کے اس فیصلے پر کہ سول ڈیفنس کو ختم کر دیا جائے گا۔ ایک احتجاجی خط لکھا ہے۔ بتایا گیا ہے۔ کہ مرکزی حکومت نے صوبائی حکومت سے کہا ہے کہ صوبائی حکومت اس آرگنائزیشن کو ختم نہیں کر سکتی۔ بلکہ وہ یہ کر سکتی ہے کہ اس آرگنائزیشن کے محکمہ کے عملہ میں تخفیف کر سکتی ہے۔

قاہرہ میں ہندوستانی مصنوعات کی نمائش

نئی دہلی ۴ ؍ مارچ: اس مہینے کے آخر میں قاہرہ میں ایک ہندوستانی نمائش منعقد کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ اس میں ملک بھر کی صنعتی اور سائنسی مصنوعات پیش کی جائیں گی۔ نمائش کی تنظیم کرنے کے لئے نمائشوں کے ڈائرکٹر مسٹر بی کے پانیکر عنقریب ہی قاہرہ جائیں گے۔ مسٹر پانیکر تین ہفتے قاہرہ میں رہیں گے۔ اس کے بعد مشرق وسطےٰ کے ملکوں کا دورہ کریں گے۔ اور وہاں اس قسم کی نمائشوں کی تنظیم کرنے کے امکانات کی چھان بین کریں گے۔ اس کے بعد آپ یہاں واپس آ جائیں گے۔

شہر میں شاہ عراق کے استقبال کی تیاریاں

کراچی ۴ ؍ مارچ: کراچی میں شاہ عراق کے استقبال کی تیاریاں زور شور سے شروع کر دی گئی ہیں۔ شہر میں متعدد جگہ دروازے تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ یہ دروازے کراچی کے ہوائی مستقر سے گورنر جنرل ہاؤس تک ان تمام سڑکوں پر بنائے جا رہے ہیں۔ جن سے شاہ عراق گذریں گے۔ شاہ ۱۲ ؍ مارچ کو پرنس امیر عبد الالہ کے ہمراہ کراچی پہنچیں گے۔ شہریوں کی طرف سے استقبال کا پروگرام جلد مرتب کرنے کے لئے ایک جلسہ چیف کمشنر مرتب کر رہی ہیں۔

کوہ پیمائی کا سرکاری ادارہ

نئی دہلی ۴ ؍ مارچ: مرکزی حکومت مغربی بنگال کی حکومت کو دارجلنگ میں کوہ پیمائی کا ایک ادارہ قائم کرنے میں مدد دینے پر راضی ہو گئی ہے۔ وزارت دفاع ادارہ کو افراد اور ساز و سامان دے گی اور مرکزی دفاعی بجٹ میں سے ایک رقم ابتدائی اخراجات کے لئے دے گا۔ قدرتی وسائل اور سائنٹفک ریسرچ کی وزارت بھی ادارہ کو ایک رقم دینے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔

روس اور ہنگری کی حکومتوں کیخلاف ہرجانہ کا دعویٰ

ہیگ ۴ ؍ مارچ: نومبر ۱۹۵۱ء میں ہنگری اور روس نے ایک امریکی طیارہ اور اس کی سواریوں کو جبراً ہنگری میں اترنے پر مجبور کیا تھا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں امریکی حکومت نے بین الاقوامی عدالت میں روس اور ہنگری کی حکومتوں کے خلاف ہرجانہ کا دعویٰ دائر کر دیا ہے۔

مشرقی پاکستان میں چوہدری فضل الٰہی کی سرگرمیاں

ڈھاکہ ۴ ؍ مارچ: چوہدری فضل الٰہی جنرل سیکرٹری پاکستان مسلم لیگ آج کل مشرقی بنگال کا دورہ کر رہے ہیں۔ آپ اس وقت مختلف مقامات پر انتخابی جلسوں میں تقاریر کر چکے ہیں۔ برہمن بڑیہ کے جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے

پنڈت نہرو مسئلہ کشمیر کو حل کرنا نہیں چاہتے

ڈھاکہ ۴ مارچ ۔ سردار ابراہیم صدر کل جموں و کشمیر کانفرنس نے یہاں ایک بیان میں امریکی فوجی امداد کو ایک اہم واقعہ قرار دیا ہے۔ اس امداد سے ملک کے دفاع و استحکام کو کافی مدد ملے گی۔ اور ترکی و پاکستان کے حالیہ معاہدہ سے عالم اسلام کی آزادی اور سلامتی کو فائدہ پہنچے گا۔ بھارتی ہرزہ سرائی کا جواب دیتے ہوئے سردار صاحب نے کہا کہ دنیا کے ۴۲ ممالک جن میں برطانیہ اور فرانس بھی شامل ہیں اس نوعیت کی امداد حاصل کر رہے ہیں۔ لیکن کوئی شخص بھی ان ممالک پر یہ الزام نہیں لگا سکتا کہ انہوں نے اپنے آپ کو امریکہ کے ہاتھوں فروخت کر دیا ہے۔ آپ نے کہا کہ پنڈت نہرو امریکی امداد کو بہانہ بنا کر کشمیر پر قبضہ جمائے رکھنے کی فکر میں ہیں۔ حالانکہ پچھلے پانچ برسوں میں پنڈت جی مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے کوئی سچا اور مخلصانہ اقدام نہیں کیا۔ مذاکرات کے ذریعہ صرف شیخ عبداللہ کی برطرفی اور مسلمانان کشمیر پر کئے گئے مظالم پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کا بیان

(بقیہ صفحہ اول)

اس بارے میں جو تردیدی بیانات شائع ہوتے رہے ہیں۔ ان پر یقین نہیں کیا گیا۔ ان سب باتوں کے باوجود یہ حقیقت علی حالہ آج بھی قائم ہے۔ کہ پنڈت نہرو کو غلط اطلاعات ملی تھیں۔ اور انہیں بری طرح گمراہ کیا گیا تھا۔

اسی امر کی مزید وضاحت کرتے ہوئے وزیر خارجہ نے فرمایا۔ کہ اس خدشے کا اظہار جیسا کہ حالات سے عیاں ہے۔ اس مفروضے پر تھا۔ کہ پاکستان امریکہ کو فوجی اڈے بنانے کی اجازت دے رہا ہے۔ یا اس سے کوئی فوجی معاہدہ کر رہا ہے۔ تو اب اس خدشے کے لئے کوئی وجہ جواز باقی نہیں رہی۔

آپ نے ایک بار پھر اس امر پر زور دیا کہ اگر امریکہ سے وسیع پیمانے پر اقتصادی امداد لینے سے یہ نہیں ہوا۔ کہ سرد جنگ برصغیر کے اور قریب آ گئی ہو۔ تو یہ کس برتے پر کہا جا سکتا ہے کہ پاکستان کا امریکی امداد طلب کرنا سرد جنگ کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ بالخصوص جب کہ اس امداد کے ساتھ یہ شرط موجود ہے کہ یہ امداد جارحانہ مقاصد کے لئے استعمال نہیں کی جائیگی۔

الحاق کا مسئلہ

ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر خارجہ نے بتایا یہ امر آپ کے علم میں نہیں ہے کہ آیا وزیر اعظم کو پنڈت نہرو کی طرف سے ان کے اس خط کا جواب ملا ہے یا نہیں جس میں وزیر اعظم نے پنڈت نہرو سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ وہ مقبوضہ کشمیر کی نام نہاد مجلس کے فیصلۂ الحاق کی تردید کریں۔ آپ نے بتایا۔ کہ پاکستان اس بارے میں پنڈت نہرو کے اس بیان سے مطمئن نہیں ہے جس میں انہوں نے یہ کہتے ہوئے کہ مسئلہ کشمیر کا حل تلاش کرنے میں بھارت پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے مجلس دستور ساز کا فیصلہ اس پر اثر انداز نہیں ہوتا مجلس دستور ساز کے فیصلے کو رد کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ آپ نے بتایا کہ بھارتی وزیر اعظم نے repudiation کے لفظ کو اپنے معنی پہنانے کی کوشش کی۔ جو ان معانی سے مختلف تھے۔ کہ جن میں وزیر اعظم پاکستان نے اس لفظ کو استعمال کیا تھا۔

ایک اور سوال کے جواب میں وزیر خارجہ نے بتایا۔ کہ پاکستان اور عراق کے درمیان ایسا ہی معاہدہ کرنے کے بارے میں جیسا کہ ترکی کے ساتھ ہوا۔ کوئی رسمی مذاکرات نہیں ہوئے ہیں۔

پاکستان تعلیمی کانفرنس کا چھٹا سالانہ اجلاس

کل ہند ۴ مارچ ۔ کل پاکستان تعلیمی کانفرنس کا چھٹا سالانہ اجلاس ۲۶۔ ۲۷۔ اور ۲۸ مارچ کو یہاں منعقد ہوگا۔ وزیر تعلیم مسٹر اشتیاق حسین قریشی اس کا افتتاح کریں گے۔ کانفرنس کے جنرل سیکرٹری مسٹر حسن علی اے ...... نے بتایا ہے۔ کہ پاکستان میں اسلامی طرز پر تعلیم کا ڈھنگ موڑنے کے لئے اس جلسہ میں غور کیا جائے گا۔

ہائیڈروجن بم کی نئی امریکی آزمائش

نیویارک ۴ مارچ ۔ باور کیا جاتا ہے۔ کہ امریکہ ایٹم اور ہائیڈروجن بموں کے درمیان کی ایک چیز بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ جو تباہی میں ہائیڈروجن بم اور تیاری میں ایٹم بم کی طرح ہو۔ ایٹمی آزمائشوں کا جو سلسلہ بحر الکاہل میں شروع ہوا ہے۔ اس میں پہلی بار ہائیڈروجن بم گرائے جانے کا امکان ہے۔ حکام زیر آزمائش آلات کی نوعیت کے متعلق بڑی رازداری سے کام لے رہے ہیں لیکن اندازہ ہے کہ یہ ثابت ہو جانے کا امید ہے کہ سب سے ہلکے عنصر ہائیڈروجن کے علاوہ بھی بعض ہلکے عناصر ایٹمی ہتھیاروں کی قوت میں کافی اضافہ کرنے کے لئے استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

صوبہ آسام میں زلزلے

شیلانگ ۴ مارچ ۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ بھارت کے صوبہ آسام میں ۱۹۵۳ء کے دوران زلزلے کے ۴۱۰ جھٹکے ریکارڈ کئے گئے۔ ان میں سے صرف دسمبر کے مہینے میں سب سے زیادہ ۱۶۳۵ جھٹکے ریکارڈ ہوئے۔

سعودی عرب میں تیل کا ذخیرہ!

نیویارک ۴ مارچ ۔ سعودی عرب میں تیل کا ایک زبردست ذخیرہ اور ملا ہے جہاں سے امید ہے۔ تیل کے ۴۸ ہزار پیپے نکلیں گے۔

سندھ میں غیر سندھیوں کو زمین فروخت کرنے کی اجازت نہیں دیجائیگی

کراچی ۴ مارچ ۔ سندھ میں غیر سندھیوں کو زمین فروخت کرنے کی ممانعت کرنے کے سوال پر حکومت سندھ غور کر رہی ہے۔ یہ انکشاف صوبائی اسمبلی میں وزیر مال پیر علی محمد راشدی نے ایک سوال کے جواب میں کیا۔ انہوں نے مسٹر جی ایم سید کو بتایا۔ کہ ابھی ایسی پابندی تو نہیں لگائی گئی ہے۔ لیکن اس معاملے کے تمام پہلوؤں پر غور کیا جا رہا ہے۔ ضمنی سوالات کے جواب میں وزیر مال نے بتایا۔ کہ تمام پہلوؤں سے مطلب مالی و دیگر مسائل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت مہاجرین کو یقیناً آباد کرنا چاہتی ہے۔ مذکورہ پابندی لگانے کے سوال پر غور ہو رہا ہے۔ لہذا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ صوبائی حکومت کا یہ اقدام صوبائی عصبیت کے مترادف ہے۔ کیونکہ ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔

وزیر اعلیٰ پیرزادہ عبدالستار نے مسٹر جی ایم سید کے سوال کے جواب میں کہا۔ کہ حکومت سندھ کے ضوابط کے مطابق غیر سندھی سرکاری ملازمین کو تقرر کے تین سال کے اندر سندھی کا امتحان دینا لازمی ہے۔ ورنہ اس کو برطرف کیا جا سکتا ہے۔ اگر امتحان دینے کی میعاد میں توسیع کی جاتی ہے۔ تو غیر سندھی ملازم کی ترقی اس وقت تک کے لئے روک دی جاتی ہے۔ جب تک وہ امتحان پاس نہ کرے۔ مختلف محکموں میں اس بات کی تحقیقات کی جا رہی ہے۔ کہ ان احکام پر کس حد تک عمل درآمد ہوا ہے۔ سندھ سول سروس رولز کے تحت صوبائی ملازمتوں میں سندھیوں کو ترجیح دینا ضروری ہے۔ غیر سندھی گزیٹڈ و نان گزیٹڈ ملازمین کے لئے سندھی میں امتحان دینا ضروری ہے۔ مہاجرین ملازمین کو سندھی کا امتحان پاس کرنے کے لئے زیادہ وقت دیا جائے گا۔ لیکن سندھیوں کے لئے یہ بہتر ہوگا کہ وہ اپنے مفاد کی خاطر صوبے کی زبان کو سیکھیں۔

دس فی صدی بچوں کو ماہر نفسیات کی ضرورت

نیویارک ۴ مارچ ۔ کولمبیا یونیورسٹی نیویارک کے ریسرچ کرنے والوں کا کہنا ہے۔ کہ امریکی اسکولوں کے دس فی صدی بچے جذباتی اعتبار سے بیمار رہتے ہیں۔ اور انہیں صحت مند دماغی حالت پیدا کرنے میں مدد کے لئے ماہر نفسیات کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ ملک کے ہر حصے میں ۸۸،۴۰۵۷۲ بچوں کا مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ یونیورسٹی کے شعبۂ نفسیات کی تیار کردہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ اکثر اسکولوں میں اس ضروری کام کے لئے ماہر ہوتے ہیں۔ اور نہ سہولتیں ہیں۔ بعض اسکولوں میں ۶۰ فی صدی لڑکوں کو ذہنی رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ جبکہ بعض اسکولوں میں ان کی تعداد صرف ۰۶ فی صدی تھی۔ کہا گیا ہے۔ کہ اگر اس مسئلہ کو حل کرنا ہے۔ تو اس کے لئے بڑی تعداد میں ماہروں کی ضرورت ہوگی۔ اس ریسرچ کے رہنما ڈاکٹر ڈیوڈ برہمن کا کہنا ہے۔ کہ جب تک والدین اساتذہ اور بچوں کو ایک دوسرے کے ساتھ امن و آشتی کے ساتھ رہنا اور ایک دوسرے کو افراد کے طور پر قبول کرنا نہ سکھایا جائے۔ ہم اس مسئلہ میں ایک قدم آگے نہیں اٹھا سکتے۔

قیوم خان منٹگمری آئیں گے

منٹگمری ۴ مارچ ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیر صنعت خان عبدالقیوم خان ۱۲ مارچ کو یہاں پہنچیں گے۔ وہ ستلج کاٹن ملز اوکاڑہ میں ٹیکسٹائل کانفرنس کا افتتاح کریں گے۔

ادویہ کی درآمدی کے مسائل پر وزارت صحت کے افسروں کی تاجروں سے بات چیت

کراچی ۴ مارچ ۔ گزشتہ شب یہاں مقامی درآمدی تھوک فروخت و خوردہ فروشوں اور مرکزی وزارت صحت و تعمیرات کے افسروں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں ادویہ کی درآمد سے متعلق مسائل پر تبادلۂ خیال ہوئے۔ نیز اس امر پر غور کیا گیا۔ کہ کون سی ادویہ کن کن ملکوں سے درآمد کی جائیں۔ کانفرنس کے صدر لفٹیننٹ کرنل جعفر ڈائرکٹر جنرل صحت پاکستان تھے۔ یہ کانفرنس ڈائرکٹر جنرل نے اس غرض سے طلب کی تھی۔ کہ وہ درآمد کے لائسنس کی آئندہ مدت جولائی تا دسمبر کے لئے وزارت تجارت کے پاس اپنی سفارشات بھیجنے سے پہلے تاجروں کے خیالات پر غور کر سکیں۔ مختلف صوبوں کی ادویہ کی تاجروں کی انجمنوں کی جانب سے جو تجاویز موصول ہوئی ہیں۔ ان پر بھی غور کیا گیا۔ درآمد کنندگان کی درجہ بندی کے مسئلہ پر بھی تبادلۂ خیالات ہوا۔ ڈائرکٹر جنرل نے خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ متعلقہ فریقوں نیز ملازمین کے بہترین مفاد کے لئے یہ امر ضروری ہے۔ کہ اس قسم کی کانفرنسیں اکثر کی جائیں۔ تاجروں کے جو نمائندے کانفرنس میں موجود تھے۔ انہوں نے موصوف کی اس رائے کو بہت پسند کیا۔

حیدرآباد میں سب ڈائرکٹریٹ قائم ہوگا

حیدرآباد ۔ وزیر اطلاعات سندھ قاضی محمد اکبر نے بتایا ہے۔ کہ حیدرآباد میں حکومت سندھ کا سب ڈائرکٹریٹ قائم ہوگا۔ جس میں چند سب ڈائرکٹر یا اسسٹنٹ ڈائرکٹر ہوں گے۔ یہ انکشاف ایک صحافتی تقریب میں کیا۔

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱